TUE.31.March.2026
VOLUME: 22 NO: 77
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraqetaza.com
waraqetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 31/مارچ 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 77
11/شوال المکرم 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

گاندربل کا رہائشی لشکر طیبہ سے تعلق کے الزام میں دہلی میں گرفتار

سری نگر: 30/مارچ (ایجنسیز): دہلی پولیس کے اسپیشل سیل نے پیر کو کہا کہ اس نے غازی پور علاقے سے لشکر طیبہ کے ایک مشتبہ کارکن کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم کی شناخت شبیر احمد لون کے طور پر کی گئی ہے جو وسطی کشمیر کے گاندربل ضلع کے کنگن علاقے کا رہنے والا ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، دہلی پولیس کے اسپیشل سیل کے ایڈیشنل سی پی پرمود کشواہ کے مطابق، شبیر کو میٹرو پوسٹر کیس میں حال ہی میں پکڑے گئے ایل ای ٹی ماڈیول میں کل رات غازی پور کے علاقے سے گرفتار کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے، اس ماڈیول میں 8 افراد کو گرفتار کیا گیا تھا اور اس کے قبضے سے 2300 روپے بنگلہ دیش کے 8 ٹکے بھی برآمد کیے گئے تھے۔ وہ ایک اعلیٰ تربیت یافتہ دہشت گرد ہے۔ وہ سلیپر سیل کے رکن کے طور پر کام کر رہا تھا اور اس نے متعدد مقامات پر ملک مخالف پوسٹر چسپاں کیے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شبیر دو ہینڈلرز سے رابطے میں تھا۔ ان کی ٹیم نے کئی مقامات کی ریکی کی ہے اور وہ تصاویر اور ویڈیوز پاکستان بھیجی ہیں۔ ایک کٹر دہشت گرد، اس نے مغربی بنگال میں ایک لانچ پیڈ قائم کیا ہے۔ اس نے نئی بھرتی کرنے والوں کی شناخت اور ان کی بھرتی کے لیے دہلی کا دورہ بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ ماڈیول کو لشکر سے کام ملتا تھا اور وہ تجارتی علاقوں کو نشانہ بنانا چاہتے تھے۔ افسر نے کہا کہ، مقامی آبادی میں ضم ہونے کے لیے، اس نے بنگلہ دیش میں دوبارہ شادی کی۔ گرفتار کیے گئے 8 میں سے سات بنگلہ دیشی اور ایک ہندوستانی تھا۔ اس سے قبل اس ماڈیول کا پردہ فاش کیا گیا تھا اس لیے وہ ایک اور ماڈیول بنانے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا اور ہم نے اسے دوبارہ بھانپ دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب تک شبیر کا دہلی دھماکہ کیس سے تعلق ثابت نہیں ہو سکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسے ابھی گرفتار کیا ہے، ایک بار پولیس کی تحویل میں لیں گے پھر پوچھ گچھ میں مزید تفصیلات سامنے آئیں گی۔ ہم نے 5000 روپے پاکستانی کرنسی اور 3000 روپے کی بھارتی کرنسی بھی برآمد کی ہے۔ شبیر احمد لون عرف راجہ کشمیری ولد محمد اکبر لون کنگن کو اس سے قبل اسپیشل سیل نے 2007 میں بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود بشمول اے کے-47 اور دستی بم سمیت گرفتار کیا تھا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ وہ 2018 تک تہاڑ جیل میں تھا۔ 2007 میں گرفتاری کے وقت شبیر کے جماعت الدعوۃ کے سربراہ- دہشت گرد حافظ سعید اور اس کے دہشت گرد نائب ذکی الرحمان لکھوی سے براہ راست روابط تھے۔

کیوبا جلد ہی تباہ ہوگا: ٹرمپ

واشنگٹن: ۳۰/مارچ: (ایجنسیز):۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار (مقامی وقت) کو کہا کہ کیوبا جلد ہی تباہ ہو جائے گا اور انہوں نے کیریبین جزیرہ ملک کو ایک "بدحال" ریاست قرار دیا۔ ایئر فورس ون میں جوائنٹ بیس اینڈریوز جاتے ہوئے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ انہیں اس بات سے کوئی پریشانی نہیں کہ دوسرے ممالک کیوبا کو امداد بھیج رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی حکومت ان کیوبن نژاد امریکیوں کی مدد کرے گی جنہیں فیدل کاسترو کے دورِ حکومت میں کیوبا سے نکال دیا گیا تھا، جو 1959 سے 2008 تک اس ملک کے سربراہ رہے۔ ٹرمپ نے کہا "ہاں، کیوبا اگلا ہوگا۔ کیوبا ایک بدحال ملک ہے، ایک ناکام ریاست ہے، اور بہت جلد یہ مکمل طور پر ناکام ہو جائے گا۔ ہم وہاں مدد کے لیے موجود ہوں گے۔ ہم اپنے عظیم کیوبن نژاد امریکیوں کی مدد کریں گے جنہیں کیوبا سے نکال دیا گیا تھا۔ بہت سے معاملات میں ان کے خاندان کے افراد کو کاسترو کے دور میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور قتل کیا گیا۔" جب ان سے ایک رپورٹ کے بارے میں پوچھا گیا کہ امریکہ ایک روسی آئل ٹینکر کو کیوبا جانے کی اجازت دے رہا ہے، تو ٹرمپ نے کہا، "ہمارا ایک ٹینکر وہاں موجود ہے۔ ہمیں اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں کہ کوئی ملک کیوبا کو تیل بھیجے کیونکہ انہیں زندہ رہنے کے لیے اس کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی ملک اس وقت کیوبا کو تیل بھیجنا چاہتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا روس کی جانب سے کیوبا کو تیل بھیجنے سے ولادیمیر پوتن کو فائدہ ہوگا، تو امریکی صدر نے کہا، "اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ صرف ایک جہاز بھر تیل کھو رہے ہیں، بس اتنا ہی ہے۔ اگر وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں یا دوسرے ممالک کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ اس کا کوئی بڑا اثر نہیں ہوگا۔ کیوبا ختم ہو چکا ہے، وہاں بری حکومت ہے اور بہت کرپٹ قیادت ہے۔ چاہے انہیں ایک جہاز تیل ملے یا نہ ملے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ البتہ میں چاہوں گا کہ انہیں تیل ملے کیونکہ عوام کو حرارت، ٹھنڈک اور دیگر ضروریات کے لیے اس کی ضرورت ہے۔"

ایرانی حملے میں ایک اور بھارتی ملازم کی موت

☆ اب تک ۸/بھارتی ہلاک ہو چکے ہیں
☆ حزب اللہ کے اسرائیل پر ۱۰۰/ار حملے
☆ یمن سے اڑے ڈرون، کویت پر حملہ

دہلی: ۳۰/مارچ (ایجنسیز):۔ انٹرنیشنل ڈیسک: مشرق وسطیٰ میں بھڑکتی جنگ کی آگ اب خلیجی ممالک میں کام کرنے والے بھارتی شہریوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لینے لگی ہے۔ پیر کی صبح سویرے کویت کے ایک بجلی اور پانی کے پلانٹ پر ایرانی حملے میں ایک بھارتی ملازم ہلاک ہوگیا۔ اس تازہ واقعے کے بعد اس جنگ میں جان گنوانے والے بھارتیوں کی تعداد بڑھ کر آٹھ ہوگئی ہے۔ جس سے بھارت میں ان کے خاندانوں اور حکومت کی تشویش مزید گہری ہوگئی ہے۔ کویت کے بنیادی ڈھانچے پر حملہ۔ کویت کی بجلی اور پانی کی وزارت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کے ذریعے اس حملے کی تصدیق کی ہے۔ وزارت نے اسے ایک گناہ آلود ایرانی حملہ قرار دیتے ہوئے بتایا کہ حملے میں پلانٹ کی ایک سروس عمارت کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ تاہم واقعے کے فوراً بعد فنی اور ہنگامی ٹیموں کو کام پر لگا دیا گیا تاکہ بجلی اور پانی کی فراہمی پر کوئی برا اثر نہ پڑے اور نظام جاری رہے۔ نہیں رک رہا اموات کا سلسلہ۔ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ کسی بھارتی کو اس جنگ کا نقصان اٹھانا پڑا ہو۔ گزشتہ جمعرات کو متحدہ عرب امارات میں ابو ظہبی کے اوپر روکی گئی ایک بیلسٹک میزائل کے ملبے کی زد میں آ کر ایک بھارتی شہری ہلاک ہوگیا تھا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس بڑی جنگ میں اب تک کل آٹھ بھارتی اپنی جان گنوا چکے ہیں جبکہ ایک ابھی تک لاپتہ ہے۔ بھارتی سفارت خانہ مسلسل وہاں کی انتظامیہ کے رابطے میں ہے تاکہ متاثرہ خاندانوں کی ہر ممکن مدد کی جا سکے۔ امریکہ اور ایران کے تناؤ سے خلیجی خطہ لرز اٹھا۔ یہ پورا بحران تقریباً پانچ ہفتے پہلے اس وقت شروع ہوا جب امریکہ اور اسرائیل نے مل کر ایران پر حملے کیے۔ اس کے جواب میں ایران نے خلیجی ممالک کو نشانہ بنانا شروع کر دیا جہاں امریکی فوجی اڈے موجود ہیں۔ ادھر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے ممکنہ مذاکرات کی بات کے باوجود جھڑپیں جاری ہیں۔ گزشتہ ہفتے ٹرمپ نے کہا تھا کہ وہ چھ اپریل تک دس دن کے لیے ایرانی توانائی کی تنصیبات پر ہونے والے حملے روک دیں گے۔ جبکہ ایران نے خبردار کیا کہ اگر اس کی اپنی تنصیبات پر حملہ ہوا تو وہ خلیجی خطے میں توانائی کے ڈھانچوں پر جوابی کارروائی کرے گا۔ ایران نے آبنائے ہرمز کو بھی موثر طور پر بند کر دیا ہے۔ جو عالمی تیل اور مائع قدرتی گیس کے تقریباً بیس فیصد کے لیے ایک نہایت اہم بحری راستہ ہے۔ جس کے باعث توانائی کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور عالمی منڈیوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ اس دوران ٹرمپ انتظامیہ نے خطے میں امریکی بحریہ کے اہلکار تعینات کر دیے ہیں اور مزید ہزاروں فوجیوں کو بھیجنے کی تیاری کر رہی ہے۔ کیونکہ اس تنازع میں کمی آنے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے۔ ایران جنگ اب واضح طور پر پورے مشرق وسطیٰ میں پھیل چکی ہے۔ لبنان میں حزب اللہ نے بڑے پیمانے پر حملوں کا دعویٰ کیا، جبکہ یمن سے اسرائیل پر ڈرون حملے ہوئے۔ اسی دوران خلیجی ممالک بھی نشانے پر آگئے ہیں، جہاں کویت کے توانائی پلانٹ پر حملہ ہوا، جس سے جنگ ایک وسیع علاقائی تنازع بن گئی ہے۔ لبنان کی حزب اللہ تنظیم نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے ۲/مارچ سے اب تک اسرائیلی اہداف کے خلاف ۱۰۰۰/ار سے زائد فوجی کارروائیاں کی ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ ہم نے اسرائیلی فوجی تنصیبات اور سرحدی مقامات کو مسلسل نشانہ بنایا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ان حملوں میں میزائل، راکٹ اور ڈرون شامل ہیں۔ یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ لبنان محاذ مکمل طور پر فعال ہو چکا ہے اور اسرائیل کو ایک سے زائد محاذوں پر دباؤ کا سامنا ہے۔ اسرائیلی فوج نے کہا ہے کہ اس نے یمن سے داغے گئے دو ڈرونز کو فضا میں ہی تباہ کر دیا۔ بیان کے مطابق ڈرونز کو اسرائیلی حدود میں داخل ہونے سے پہلے ہی روک لیا گیا۔ یہ حملے ایسے وقت میں ہوئے جب یمن کے حوثی پہلے ہی جنگ میں مداخلت کا عندیہ دے چکے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق جنوبی اسرائیل میں سائرن بجائے گئے اور شہریوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جنگ اب بحیرہ احمر کے راستے بھی پھیل رہی ہے۔ کویت میں ایک پاور اور ڈی سیلینیشن پلانٹ پر ایرانی حملے میں کم از کم ایک کارکن ہلاک جبکہ متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ رپورٹس کے مطابق حملے سے پلانٹ کو شدید نقصان پہنچا اور توانائی کی فراہمی متاثر ہوئی۔ کویتی حکام نے کہا کہ یہ حملہ اہم شہری انفراسٹرکچر پر کیا گیا۔ ہندوستانی حکومت نے بھی ایک بھارتی شہری کی ہلاکت کی تصدیق کی۔ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ جنگ خلیجی ممالک کے بنیادی ڈھانچے تک پہنچ چکی ہے اور اس کے اثرات عالمی توانائی پر بھی پڑ سکتے ہیں۔

نفرت انگیز تقریر کرنے پر ہوگی 10 سال تک کی سزا، تلنگانہ اسمبلی میں بل پیش

حیدرآباد: ۳۰/مارچ (ایجنسیز):۔ تلنگانہ میں کانگریس حکومت نے اتوار (29 مارچ) کو اسمبلی میں ہیٹ اسپیچ (نفرت انگیز تقریر) کے حوالے سے بل پیش کیا ہے۔ اسمبلی میں تلنگانہ ہیٹ اسپیچ اور ہیٹ کرائم (روک تھام) بل 2026 پیش کیا گیا، اس میں متعلقہ جرائم کے لیے زیادہ سے زیادہ 10 سال قید کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق اگر یہ بل پاس ہو جاتا ہے تو تلنگانہ، کرناٹک کے بعد ایسا قانون پاس کرنے والی دوسری ریاست بن جائے گی۔ تلنگانہ حکومت کے وزیر برائے قانون سازی امور ڈی سریدھر بابو نے وزیراعلیٰ اے ریونت ریڈی کی جانب سے بل پیش کرنے کی تجویز رکھی۔ بل کے تحت جو کوئی بھی نفرت پھیلانے کا جرم کرے گا، اسے کم از کم ایک سال قید کی سزا دی جائے گی جسے 7 سال تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ 50000 روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔ بار بار جرم کرنے پر ایک لاکھ روپے کا جرمانہ اور 2 سال سے لے کر 10 سال تک کی قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس بل کے تحت یہ جرم غیر ضمانتی ہے۔ بل میں کہا گیا ہے کہ موجودہ قانونی ڈھانچہ نفرت انگیز تقاریر اور نفرت پر مبنی جرائم کی بدلتی ہوئی شکلوں کا جامع طور پر احاطہ نہیں کرتا، جس کے لیے ایسے طرز عمل کو موثر طریقے سے روکنے، ریگولیٹ کرنے اور سزا دینے کے لیے ایک مخصوص اور مضبوط قانون کی ضرورت ہے، ساتھ ہی متاثرہ افراد کے لیے تحفظ اور انصاف کو یقینی بنانا بھی ضروری ہے۔ تلنگانہ کابینہ نے 23 مارچ کو اس بل کی منظوری دی تھی، جس کا مقصد فسادات اور تنازعات کو بھڑکانے والی تقریروں پر لگام لگانا ہے۔ اس سے قبل ریاستی وزیراعلیٰ اے ریونت ریڈی کی حکومت نے تلنگانہ پلیٹ فارم پر مبنی گگ ورکرس (رجسٹریشن، سوشل سیکورٹی اور ویلفیئر) ایکٹ 2026 بھی پیش کیا ہے، جس سے ریاست کے کارکنوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اس بل سے ریاست کے تقریباً 42 لاکھ گگ ورکرس اور پلیٹ فارم پر مبنی ورکرس مستفید ہوں گے۔ اس بل کے تحت ورکرس کی رجسٹریشن عمل میں لائی جائے گی، ساتھ ہی ایک ویلفیئر بورڈ اور ایک ویلفیئر فنڈ بھی قائم کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ تلنگانہ سے قبل کرناٹک اسمبلی میں کانگریس حکومت نے دسمبر 2025 میں کرناٹک ہیٹ اسپیچ اور ہیٹ کرائم (روک تھام) بل منظور کیا ہے، جو ہیٹ اسپیچ کے خلاف ملک کے سخت ترین قوانین میں سے ایک ہے۔ اس کے تحت نفرت پھیلانے یا تشدد بھڑکانے پر 1 سے 7 سال تک کی جیل، بھاری جرمانہ اور غیر ضمانتی جرم کے التزامات شامل ہیں۔ یہ بل مذہب، ذات یا کمیونٹی کی بنیاد پر تفریق پھیلانے والی کسی بھی قسم کی اظہار رائے (تحریر، اشارے، الیکٹرانک کمیونیکیشن) کو جرم قرار دیتا ہے۔ کرناٹک ملک کی پہلی ریاست ہے، جس نے سب سے پہلے ہیٹ اسپیچ کے حوالے سے بل منظور کیا ہے۔

مردم شماری ڈاٹا خفیہ رہے گا: مردم شماری کمشنر

نئی دہلی: ۳۰/مارچ: (ایجنسیز):۔ بھارت کے رجسٹرار جنرل اور مردم شماری کمشنر مرتیونجے کمار نارائن نے پیر کو عوام سے اپیل کی کہ وہ مردم شماری کرنے والے اہلکاروں کو درست معلومات فراہم کریں اور یقین دہانی کرائی کہ ذاتی ڈیٹا مکمل طور پر خفیہ رہے گا اور اسے کسی بھی سرکاری یا نجی اسکیم کے فائدے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جن گنتی ایکٹ کی شق 15 کے تحت تمام ذاتی معلومات راز میں رکھی جاتی ہیں۔ دنیا کے مختلف ریاستوں بشمول دہلی میں اپریل میں 16 ویں جن گنتی کے پہلے مرحلے کے آغاز سے قبل پریس کانفرنس میں مرتیونجے کمار نارائن نے بتایا کہ دہلی میں جن گنتی 16 اپریل سے 15 مئی تک منعقد کی جائے گی۔ انہوں نے کہا، "جن گنتی کے دوران جمع کیے گئے تمام ذاتی ڈیٹا کو راز میں رکھا جائے گا۔ اسے آر ٹی آئی کے تحت شیئر نہیں کیا جا سکتا، نہ عدالت میں ثبوت کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی سرکاری یا نجی ادارے کے ساتھ شیئر کیا جا سکتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ اعداد و ڈیٹا کا استعمال صرف شماریات کے لیے کیا جائے گا۔ جب پوچھا گیا کہ ذات کو جن گنتی میں شامل کرنے اور عوام کی جانب سے درست معلومات نہ دینے کا خدشہ ہے، تو مرتیونجے کمار نارائن نے کہا کہ ذات سے متعلق ڈیٹا دوسرے مرحلے میں جمع کیا جائے گا اور اس کے سوالات وسیع بحث کے بعد طے کیے جائیں گے۔

پرینکا گاندھی نے مودی پر تنقید کی

نئی دہلی: ۳۰/مارچ: (ایجنسیز):۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے پیر کے روز وزیراعظم نریندر مودی کے کیرالہ میں سیاسی اتحاد سے متعلق بیانات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے عوام زمینی حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پورا کیرالہ جانتا ہے کہ اتحاد کن کے درمیان ہے۔ وزیراعظم کچھ بھی کہیں، سب کو حقیقت معلوم ہے۔ کانگریس لیڈر نے مغربی ایشیا میں جاری تنازع پر بھی تشویش ظاہر کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس پر پارلیمنٹ میں بحث کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مغربی ایشیا کے تنازع پر بحث کا مطالبہ کر رہے ہیں کیونکہ پورا ملک مشکلات کا سامنا کر رہا ہے۔ گیس سلنڈر کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور چیلنجز میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنگ جیسے حساس موضوع پر سیاست کرنا درست نہیں ہے، لیکن بڑھتے ہوئے مسائل کا حل ضروری ہے۔ اسی لیے ہم بحث چاہتے ہیں۔ حکومت کو اپنی تیاری واضح کرنی چاہیے تاکہ ہم مل کر مستقبل کی حکمت عملی پر کام کر سکیں۔ اس سے قبل وزیراعظم نریندر مودی نے کیرالہ کے تھریسور میں اپنے روڈ شو کو "یادگار" قرار دیا تھا۔ انہوں نے لیفٹ ڈیموکریٹک فرنٹ (ایل ڈی ایف) اور یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) پر شدید حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ انہوں نے دہائیوں تک ریاست کو "لوٹا" اور مبینہ طور پر اقتدار کی بندر بانٹ کی۔ پالکڑ میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ایل ڈی ایف اور یو ڈی ایف نے دہائیوں تک کیرالہ کو لوٹا ہے اور ان کے درمیان یہ سمجھوتہ رہا ہے کہ کچھ عرصہ ایل ڈی ایف حکومت چلائے گا اور اپنی جیبیں بھرے گا، پھر کچھ عرصہ بعد یو ڈی ایف لوٹ مار کرے گا۔

نتن نوین کا اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ

پٹنہ: ۳۰/مارچ (ایجنسیز):۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر نتن نوین نے راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہونے کے دو ہفتے بعد پیر کے روز بہار اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ بانکی پور نشست سے ان کا استعفیٰ بی جے پی کی بہار یونٹ کے ریاستی صدر سنجے سراوگی نے اسمبلی کے اسپیکر پریم کمار کو سونپا۔ پریم کمار نے صحافیوں سے کہا، "نتن نوین کا استعفیٰ مجھے سراوگی کے ذریعے موصول ہوا ہے۔ اسے قبول کر لیا گیا ہے۔ مزید کارروائی کے لیے میں نے اسے متعلقہ حکام کو بھیج دیا ہے۔" بہار کے وزیراعلیٰ نتیش کمار نے بھی پیر کو ریاستی قانون ساز کونسل کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ نوین اور جنتا دل (یونائیٹڈ) کے سربراہ دونوں 16 مارچ کو پارلیمنٹ کے ایوان بالا کے لیے منتخب ہوئے تھے۔ نوین نے استعفیٰ دینے سے پہلے پیر کو ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا، آج میں بانکی پور اسمبلی حلقے سے بہار اسمبلی کے منتخب رکن کے عہدے سے استعفیٰ دے رہا ہوں۔ انہوں نے کہا، گزشتہ 20 برسوں میں میں نے اپنے مرحوم والد نوین کشور پرساد سنہا کے قائم کردہ اس حلقے کو لگن کے ساتھ سنبھالنے اور ترقی دینے کی مسلسل کوشش کی ہے۔ میں نے ہمیشہ اپنے حلقے اور ریاست بہار کی ترقی کے لیے پوری وابستگی کے ساتھ کام کیا ہے۔

او بی سی ریزرویشن: راجیہ سبھا سے اپوزیشن جماعتوں کا واک آوٹ

نئی دہلی: ۳۰/مارچ: (ایجنسیز):۔ راجیہ سبھا میں پیر کے روز بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن کے لکشمن کی جانب سے او بی سی ریزرویشن کے مبینہ غلط استعمال کا مسئلہ اٹھائے جانے کے خلاف کچھ اپوزیشن جماعتوں نے ایوان سے واک آؤٹ کر دیا۔ زیرو آور کے دوران لکشمن نے او بی سی ریزرویشن کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس کا مذہب کی بنیاد پر غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کچھ ریاستیں مسلم برادری کو ریزرویشن کا فائدہ دے رہی ہیں۔ انہوں نے حکومت سے ایسے "مذہب پر مبنی ریزرویشن" کا جامع جائزہ لینے کا مطالبہ کیا۔ لکشمن کے بیان کے دوران ہی اپوزیشن کے کچھ اراکین نے اعتراض کیا، جس کے باعث ایوان میں ہنگامہ شروع ہوگیا۔ اس کے بعد تقریباً پوری اپوزیشن نے احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر دیا۔ ایوان کے قائد اور مرکزی وزیر جے پی نڈا نے اپوزیشن کے اس اقدام پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس قیادت اور اپوزیشن اتحاد انڈیا کو نہ تو بحث میں دلچسپی ہے اور نہ ہی وہ جمہوری اقدار اور آئین کا احترام کرتے ہیں۔ نڈا نے کہا کہ اپوزیشن جماعتیں پارلیمانی طریقہ کار کا احترام نہیں کرتیں اور بحث سے بچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن پر الزام لگایا کہ وہ مسلمانوں کو صرف ووٹ بینک کے طور پر دیکھتی ہیں اور خوشامدی سیاست کرتی ہیں۔ اس معاملے پر ایوان میں تیز نوک جھونک دیکھنے کو ملی۔

☆☆☆☆

مودی سبری مالا معاملے پر خاموش رہے: راہل گاندھی

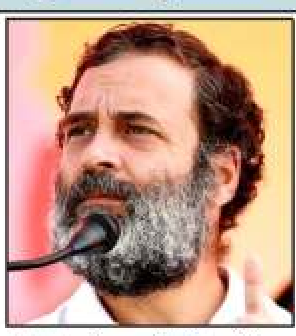

پتنم تھٹا (کیرالہ) ۳۰/مارچ:۔ کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے وزیراعظم نریندر مودی پر سخت حملہ کرتے ہوئے پیر کے روز الزام لگایا کہ وہ کیرالہ کے دورے کے دوران سبری مالا معاملے پر خاموش رہے، جو اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور بائیں بازو کے اتحاد ایک ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اڈور میں کانگریس کی ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف گاندھی نے دعویٰ کیا کہ 9 اپریل کو ہونے والے اسمبلی انتخابات میں ان کی پارٹی کو مارکس وادی کمیونسٹ پارٹی اور بی جے پی کے گٹھ جوڑ کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا، ہم ایل ڈی ایف کے خلاف الیکشن لڑ رہے ہیں، جسے بی جے پی کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ ایک طرف متحدہ جمہوری محاذ ہے اور دوسری طرف ماکپا-بی جے پی کا اتحاد ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کیرالہ میں بی جے پی، ایل ڈی ایف کو فائدہ پہنچانے کے لیے خفیہ طور پر کام کر رہی ہے۔ گاندھی نے کہا، بی جے پی یہاں یو ڈی ایف کو نہیں چاہتی، کیونکہ وہ جانتی ہے کہ قومی سطح پر اسے چیلنج دینے والی واحد طاقت کانگریس ہے۔ بی جے پی اور آر ایس ایس کے ساتھ ہماری نظریاتی لڑائی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جہاں اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف مرکزی ایجنسیاں کارروائی کر رہی ہیں، وہیں کیرالہ میں ایل ڈی ایف قیادت پر ایسا کوئی دباؤ نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا میرے خلاف 36 مقدمات درج کیے گئے ہیں اور مجھ سے مسلسل 55 گھنٹے تک پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ لیکن کیرالہ کے وزیراعلیٰ یا ایل ڈی ایف رہنماؤں کے خلاف ایسی کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ اتوار کو پلکڑ میں مودی کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے گاندھی نے کہا کہ وزیراعظم اکثر مندروں اور مذہب کی بات کرتے ہیں، لیکن سبری مالا معاملے پر خاموش رہے۔ انہوں نے کہا، وہ سبری مالا کے بارے میں بولنا بھول گئے۔ انہوں نے بھگوان ایپا مندر سے جڑے مسائل کا ذکر نہیں کیا۔ اس سے واضح ہے کہ بی جے پی اور ایل ڈی ایف ساتھ کام کر رہے ہیں۔ کانگریس رہنما نے یہ بھی کہا کہ وزیراعظم مذہبی مسائل کو صرف تب اٹھاتے ہیں جب اس سے انہیں انتخابی فائدہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا، اگر اس سے انہیں ووٹ ملتے ہیں تو وہ مندروں کی بات کریں گے، ورنہ خاموش رہیں گے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر یو ڈی ایف اقتدار میں آتی ہے تو مندر سے متعلق مبینہ بے ضابطگیوں کے ذمہ دار افراد کو جوابدہ ٹھہرایا جائے گا۔

نرملا سیتارمن نے لوک سبھا میں بحث کا جواب دیا

نئی دہلی: ۳۰/مارچ: (ایجنسیز):۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے پیر کے روز لوک سبھا میں کہا کہ دیوالیہ پن اور نادہندگی ضابطہ (آئی بی سی) کے باعث ملک کے بینکاری نظام میں نمایاں بہتری آئی ہے اور کمرشل بینکوں کے غیر فعال اثاثوں (این پی اے) کی وصولی میں بھی مدد ملی ہے۔ انہوں نے ایوان میں 'دیوالیہ پن اور نادہندگی ضابطہ (ترمیمی) بل 2025' پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس بل کے ذریعے آئی بی سی میں 12 ترامیم تجویز کی گئی ہیں۔ بل پر بحث میں 40 اراکین نے حصہ لیا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ پارلیمنٹ کی قائمہ کمیٹی نے اس بل میں کل 17 اہم سفارشات پیش کی تھیں، جنہیں حکومت نے قبول کر لیا ہے۔ ان کے مطابق، حکومت نے ایک اور سفارش شامل کی ہے کہ قرض دہندگان کی کمیٹی کو درخواست دہندگان کے انتخاب کی وجوہات کو ریکارڈ کرنا ہوگا، جس سے شفافیت آئے گی۔ سیتارمن نے کہا کہ دیوالیہ پن اور نادہندگی ضابطہ سے بھارتی بینکاری نظام کی حالت میں کافی بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ این پی اے کی وصولی میں اس ضابطے نے موثر کردار ادا کیا ہے۔ سیتارمن کے مطابق کمرشل بینکوں کے این پی اے کی کل وصولی میں دیوالیہ ضابطہ کا حصہ 54 فیصد سے زیادہ رہا ہے۔ سیتارمن کا کہنا ہے کہ آئی بی سی کا بنیادی مقصد کبھی یہ نہیں تھا کہ اسے قرض وصولی کے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آئی بی سی کے نظام کے باعث اب دیوالیہ معاملات کے حل میں کمپنیاں پہلے کے مقابلے میں کہیں بہتر کارکردگی دکھا رہی ہیں، جبکہ پہلے ایسا نہیں تھا۔

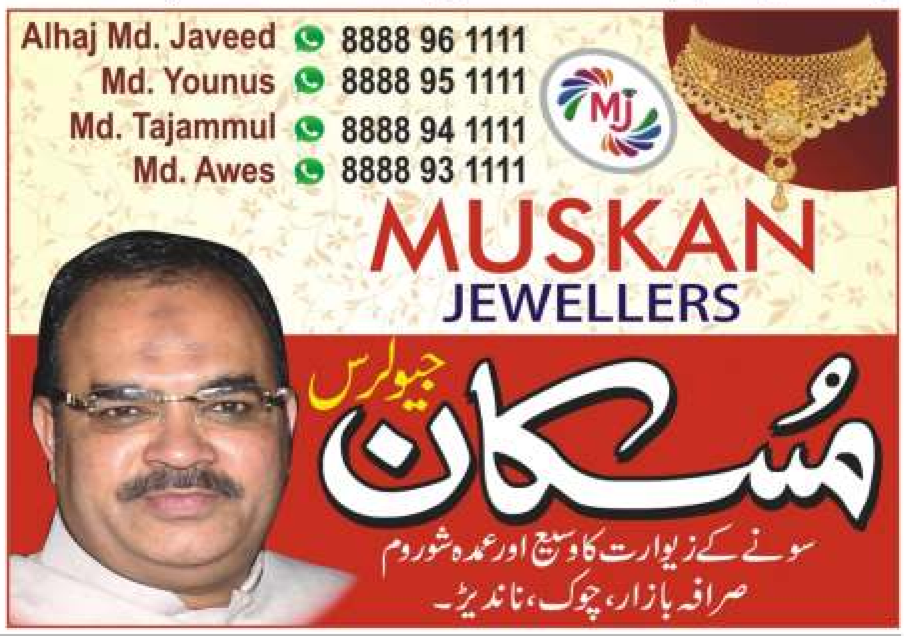

’خوشی ہے ایران اور امریکہ نے اعتماد کا اظہار کیا‘: اسلام آباد میں چار وزرائے خارجہ کی ملاقات اور ٹرمپ کا بیان

مصر، ترکی اور سعودی عرب کے وزرائے خارجہ کی آمد کے باعث اتوار کو پاکستان کا دارالحکومت سفارتی سرگرمیوں اور ملاقاتوں کا مرکز بنا رہا۔ مشرقِ وسطیٰ میں جاری جنگ کے تناظر میں اسلام آباد میں ہونے والی ملاقاتوں کو اہمیت کا حامل سمجھا جا رہا ہے۔ اتوار کو تینوں ممالک کے وزرائے خارجہ نے پاکستانی وزیر خارجہ اسحاق ڈار کی سربراہی میں چار ملکی اجلاس میں شرکت کی، جس کے بعد اتوار کو رات گئے تینوں وزرائے خارجہ واپس روانہ ہو گئے۔ اجلاس کے بعد جاری کیے گئے بیان میں پاکستانی وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے کہا کہ ’پاکستان آنے والے دنوں میں امریکہ اور ایران کے درمیان براہ راست مذاکرات کی میزبانی میں فخر محسوس کرے گا، تاکہ اس تنازع کے دیرپا اور مستقل حل کی کوئی راہ نکل سکے۔‘ اسحاق ڈار کا مزید کہنا تھا کہ اُنھیں یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ’امریکہ اور ایران نے پاکستان کی سہولت کاری میں مذاکرات پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔‘ اُن کا کہنا تھا کہ مصر، ترکی اور سعودی عرب کے وزرائے خارجہ نے پاکستان کی جانب سے اس تنازع کے حل کے لیے کی جانے والی کوششوں پر اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اسحاق ڈار کا کہنا تھا کہ اسلام آباد میں چار وزرائے خارجہ کا مشاورتی اجلاس اس سے پہلے 19 مارچ کو ریاض میں ہونے والے اس نوعیت کے پہلے مشاورتی اجلاس کا دوسرا حصہ تھا۔ پاکستانی وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ اُنھوں نے تینوں ممالک کے وزرائے خارجہ کو امریکہ اور ایران کے درمیان اسلام آباد میں ہونے والے ممکنہ مذاکرات کے بارے میں آگاہ کیا، جنھوں نے اس معاملے میں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اسحاق ڈار کا کہنا تھا کہ اس معاملے پر ان کی چینی وزیر خارجہ وانگ یی کے ساتھ ٹیلیفون پر تفصیلی بات چیت ہوئی ہے۔ اُم رباب نے مقدمے میں تاخیر پر خاموش احتجاج ریکارڈ کرایا، جس میں وہ ننگے پاؤں عدالت میں گئیں۔ سوشل میڈیا پر یہ تصویر بڑے پیمانے پر شیئر ہوئی اور لوگوں نے ام رباب کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا۔ ’چین ایران اور امریکہ مذاکرات کی میزبانی کے لیے پاکستان کے اقدام کی مکمل حمایت کرتا ہے۔‘ ان کا مزید کہنا تھا کہ ان کی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے بھی ٹیلی فونک بات چیت ہوئی۔ اسحاق ڈار کا کہنا تھا کہ سیکرٹری جنرل نے بھی پاکستان کے امن اقدام کی مکمل حمایت کا اظہار کیا ہے۔ خیال رہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ اور وزیر اطلاعات تصدیق کر چکے ہیں کہ اسلام آباد، واشنگٹن اور تہران کے مابین مذاکرات کے لیے ثالثی کا کردار ادا کر رہا ہے اور اس حوالے سے اسلام آباد میں مذاکرات کی تیاریاں بھی ہو رہی ہیں۔ امریکی صدر کے مشرق وسطی کے لیے خصوصی ایلچی سٹیو وٹکوف نے بھی تصدیق کی تھی کہ پاکستان اس معاملے میں ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے۔

واضح رہے کہ مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر بدر العاطی اور ترک وزیر خارجہ حقان فیدان سنیچر کی شب اس چار ملکی وزرائے خارجہ اجلاس میں شرکت کے لیے پاکستان پہنچے تھے۔ سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان السعود ان مذاکرات میں شرکت کے لیے اتوار کی دوپہر اسلام آباد پہنچے تھے۔ چار ملکی وزرائے خارجہ کے اجلاس کے بعد پاکستانی وزیر اعظم کے دفتر کی جانب سے بیان جاری کیا گیا کہ مصر اور ترکی کے وزرائے خارجہ نے بھی شہباز شریف ملاقات کی ہے۔ بیان کے مطابق وزیرِ اعظم شہباز شریف نے دونوں وزرائے خارجہ کو پاکستان کی سفارتی کاوشوں سے آگاہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ایران سمیت متعدد برادر مسلم ممالک میں جاری کشیدگی کے نتیجے میں قیمتی جانوں، معیشت اور املاک کا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کشیدگی کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوششیں ناگزیر ہیں۔ اس سے قبل سنیچر کو اسحاق ڈار نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ’مجھے ایک بڑی خبر بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ حکومت ایران نے پاکستانی پرچم والے مزید 20 بحری جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دینے پر اتفاق کیا ہے۔ روزانہ دو جہاز آبنائے سے گزریں گے۔‘ اُن کا کہنا تھا کہ ’ایران کی طرف سے یہ ایک خوش آئند اور تعمیری اقدام ہے اور لائق تحسین ہے۔ یہ امن کا ضامن ہے اور اس سے خطے میں استحکام لانے میں مدد ملے گی۔‘ اسحاق ڈار کی اس پوسٹ کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر شیئر کیا۔ بعدازاں ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے کہا کہ ’ہمارے ایران کے ساتھ براہ راست اور بالواسطہ مذاکرات جاری ہیں۔ پہلے اُنھوں نے 10 بحری جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دے اور اب اُنھوں نے ہمارے احترام میں 20 تیل سے لدے بحری جہازوں کو گزرنے کی اجازت دی ہے۔‘ صدر ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ’ہم ان مذاکرات میں بہت اچھا کر رہے ہیں، لیکن آپ ایران کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہم ایران کے ساتھ کسی ڈیل پر پہنچ جائیں گے۔ ہم پہلے ہی رجیم تبدیل کر چکے ہیں، کیونکہ اب ہم جن افراد سے گفتگو کر رہے ہیں، وہ پہلے والوں سے مختلف ہیں اور میں اسے رجیم چینج ہی قرار دوں گا۔‘

چاروں ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس بعد جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیے پر سوشل میڈیا پر بھی بات ہو رہی ہے اور ماہرین بھی اس پر مختلف آرا کا اظہار کر رہے ہیں۔ سینئر سیاست دان اور سابق سینیٹر مشاہد حسین سید نے ایکس پر لکھا کہ ’مسلم کواڈ میٹ‘ کی تین گنا اہمیت ہے۔ ایک یہ کہ یہ تنازعات کے حل کے لیے اسلامی دُنیا کے اندر پہلا اجتماعی اقدام ہے۔ یہ قابل اعتبار ہے، کیونکہ اس میں پاکستان اور ترکی شامل ہیں۔ ’دوسرا یہ کہ اُس میں ایران کے پڑوسی دو اہم ممالک شامل ہیں جبکہ تیسرا اہم پہلو یہ ہے کہ جنگ کے دوران ایران اور امریکہ، دونوں نے اسلام آباد پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔‘ سینئر صحافی اور تجزیہ کار نصرت جاوید نے ایکس پر لکھا کہ ’چاروں ممالک کو ایک ’چمکدار‘ مشترکہ اعلامیے جاری کرنے کے بجائے فی الحال خاموش سفارتکاری کے ذریعے امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات پر تبادلہ خیال کرنا چاہیے۔‘ صحافی اور تجزیہ کار نسیم زہرا نے ایکس پر لکھا کہ اسلام آباد میں وزرائے خارجہ کا اجلاس ’ایک نازک عمل کا صرف آغاز ہے۔ ایک ایسے وقت میں ہے جب دنیا کا بیشتر حصہ یا تو فریقوں کا انتخاب کر چکا ہے یا سٹریٹجک خاموشی اختیار کر چکا ہے، پاکستان نے اس سے کہیں زیادہ سخت کوشش کی ہے۔‘ ’پاکستان نے کھل کر جنگ کی مخالفت کی ہے اور حملے کی زد میں آنے والی ریاست کا ساتھ دیا ہے اور اب بھی نتائج پر اثر انداز ہونے کے قابل تمام فریقوں کے ساتھ مصروف عمل ہے۔‘

(بی بی سی اردو)

خارگ: ایرانی جزیرہ جس پر ’امریکی قبضے‘ کی خواہش کا اظہار ٹرمپ نے 40 سال قبل کیا تھا

فرزاد سیفیکرن

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فنانشل ٹائمز کو دیے انٹرویو میں کہا ہے کہ وہ ’ایران کا تیل لے سکتے ہیں‘ اور ملک میں تیل کے بڑے مرکز خارگ جزیرے پر قبضہ بھی کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ’سچ یہ ہے کہ میرا پسندیدہ آپشن یہ ہے کہ ایران کا تیل لے لیا جائے لیکن امریکہ میں کچھ بیوقوف لوگ کہتے ہیں ’آپ ایسا کیوں کریں گے؟‘ وہ بیوقوف لوگ ہیں۔‘ ٹرمپ نے عندیہ دیا کہ اس اقدام کا مطلب خارگ جزیرے پر کنٹرول حاصل کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ ان کے بقول ’شاید ہم خارگ جزیرہ لے لیں، شاید نہ لیں۔ ہمارے پاس بہت سے آپشن موجود ہیں۔‘ انھوں نے مزید کہا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہوگا کہ امریکہ کو وہاں ’کچھ عرصے کے لیے موجود رہنا پڑے گا۔‘ جب ان سے جزیرے پر ایرانی دفاع کے بارے میں پوچھا گیا تو ٹرمپ نے کہا کہ ’میرا نہیں خیال کہ ان کے پاس کوئی دفاع ہے۔ ہم اسے بہت آسانی سے لے سکتے ہیں۔‘ ٹرمپ کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب خطے میں مزید 3,500 امریکی فوجی پہنچے ہیں اور خدشہ ہے کہ کشیدگی میں اضافے سے امریکی فورسز ایرانی حملوں کے خطرے سے دوچار ہو سکتی ہیں۔ خارگ جزیرہ ایران کے تیل کے سب سے بڑے ذخائر کا مرکز ہے اور ایرانی خام تیل کی 90 فیصد برآمدات اسی چھوٹے سے جزیرے سے ہوتی ہیں۔ گذشتہ برس جون میں 12 روزہ جنگ سے قبل یہ جزیرہ بھی اسرائیل کے ممکنہ اہداف میں شامل تھا۔ یہ جزیرہ اُس وقت خبروں میں آیا جب اسرائیل کے سابق وزیر اعظم اور ملک میں حزب اختلاف کے مرکزی رہنما یائر لیپڈ نے ایران کی تیل تنصیبات پر اسرائیلی حملوں کے بعد ایکس پر لکھا کہ ’اسرائیل کو جزیرہ خارگ پر ایران کی تمام آئل فیلڈز اور توانائی کی صنعت کو تباہ کرنا چاہیے، کیونکہ اس سے ایران کی معیشت تباہ ہو جائے گی اور حکومت کا تختہ اُلٹ جائے گا۔‘

ایرانی تیل کے ذخائر پر اسرائیل کے حملوں کے بعد ریپبلکن سینیٹر لنڈسے گراہم نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ ’اپنے اہداف کا انتخاب احتیاط سے کرے۔‘ ایکس پر ایک بیان میں اُنھوں نے کہا کہ ’ہمارا مقصد ایرانی عوام کو اس طرح آزاد کرانا ہے کہ اس حکومت کے خاتمے کے بعد ان کی نئی اور بہتر زندگی کے مواقع میں کوئی خلل نہ پڑے۔‘ نشریاتی ادارے ایگزیوز نے سات مارچ کو امریکی حکومت کے عہدے داروں کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ امریکی حکام کے مابین خارگ جزیرے پر قبضے کے بارے میں بات چیت ہوئی ہے۔ چالیس سال قبل ایران-عراق جنگ کے دوران گارڈین اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ اگر ایران نے امریکی ٹھکانوں پر حملہ کیا تو جزیرہ خارگ پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ یہ وہ وقت تھا، جب ٹرمپ نے سیاست میں قدم نہیں رکھا تھا اور اُنھوں نے ایک کاروباری شخصیت کے طور پر یہ انٹرویو دیا تھا۔ اس انٹرویو میں ٹرمپ نے سنہ 1980 سے 1988 کے دوران جاری رہنے والی ایران-عراق جنگ پر تبصرہ کیا تھا۔ ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ اگر وہ صدر بنے تو ایران کے ساتھ کیا کریں گے؟ اس پر ٹرمپ نے کہا تھا کہ ’میں ایران پر سختی کروں گا۔ وہ ہمیں نفسیاتی طور پر مار رہے ہیں، وہ ہمیں احمق سمجھتے ہیں۔ اگر اُنھوں نے ہمارے کسی جہاز پر ایک بھی گولی چلائی تو میں ان کے جزیرے خارگ پر قبضہ کر لوں گا۔‘ ایران اور عراق کے حوالے سے پینٹاگون کے سابق سینیئر مشیر مائیکل روبن نے گذشتہ ہفتے ’پولیٹیکو‘ کو بتایا تھا کہ وہ جزیرہ خارگ کی اہمیت اور اس پر قبضے کے بارے میں ٹرمپ انتظامیہ سے رابطے میں تھے۔ اُن کے بقول ’اگر ٹرمپ ایران پر میزائل حملوں اور بمباری سے بڑھ کر دباؤ بڑھانا چاہتے ہیں تو جزیرہ خارگ پر قبضہ کرنا ایرانی حکومت کو فنڈنگ کے ایک اہم ذریعے سے محروم کر سکتا ہے۔‘

ایران کے جنوب مغرب میں واقع جزیرہ خارگ 20 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے اور یہ صوبہ بوشہر کا حصہ ہے۔ یہاں کی خاص بات تیل کی تنصیبات کے ساتھ ساتھ ہرنوں کی بڑی تعداد بھی ہے، جو اس جزیرے میں جابجا گھومتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ جزیرہ ہرنوں کے رہنے اور افزائش نسل کے موزوں سمجھا جاتا ہے اور تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہرنوں کی تعداد جزیرے کی گنجائش سے بھی بڑھ گئی ہے۔ یہ جزیرہ ایران کی تیل کی برآمدات کے لحاظ سے بہت اہم ہے اور تیل کی برآمدات کا بڑا ٹرمینل بھی یہاں موجود ہے۔ خارگ کو خام تیل کی برآمد اور لوڈنگ کے لیے سب سے موزوں مقام سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس کی ملک کے جنوبی تیل سے مالا مال خطوں سے قربت، اچھی بحری جگہ، بڑے آئل ٹینکرز کے لنگر انداز ہونے کے لیے گہرے پانی جیسی سہولیات ہیں۔ ایرانی تیل کا سب سے بڑا آف شور ابوزر آئل کمپلیکس خارگ سے 75 کلومیٹر مغرب میں واقع ہے۔ خلیج فارس میں ایرانی تیل کی زیادہ تر پیداوار اسی آئل فیلڈ سے ہوتی ہے۔ ابوزر آئل فیلڈ تین اہم آپریٹنگ پلیٹ فارمز پر مشتمل ہے، ہر ایک کی پیداواری صلاحیت 80 ہزار بیرل یومیہ ہے۔ ابوزر آئل پروسیسنگ پلانٹ بھی جزیرہ خارگ میں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جزیرہ خارگ ایران میں تیل ذخیرہ کرنے کے سب سے بڑے ذخائر میں سے ایک ہے۔ ایرانی آئل ٹرمینلز کمپنی کے مطابق خارگ میں خام تیل ذخیرہ کرنے کے 40 ٹینکس ہیں جہاں دو کروڑ بیرل سے زیادہ تیل رکھا جا سکتا ہے۔ ملک کے جنوب میں تیل کی دولت سے مالا مال علاقوں سے نکالا جانے والا خام تیل زیرِ سمندر پائپ لائنز کے ذریعے خارگ سٹوریج ٹینکوں میں داخل ہوتا ہے۔ دسمبر 2023 میں ایران کے آئل ٹرمینلز کے چیف ایگزیکٹو آفیسر عباس عزیبی نے جزیرہ خارگ پر خام تیل ذخیرہ کرنے کی گنجائش میں 20 لاکھ بیرل اضافے کا اعلان کیا تھا۔ خام تیل ذخیرہ کرنے کے علاوہ خارگ میں برآمد کے لیے خام تیل کی اقسام کی پیمائش اور انھیں الگ کرنے کا عمل بھی کیا جاتا ہے۔ جب تک امریکہ اور یورپی ممالک کے ساتھ ایران کا جوہری معاہدہ برقرار تھا تو ایران کو اس معاہدے کے تحت اپنی تیل کی پیداوار بڑھانے اور اسے مختصر مدت کے لیے فروخت کرنے کی بھی اجازت دی گئی تھی۔ اس معاہدے کے دوران ایران نے تیل ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں کو بھی بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جزیرہ خارگ میں محدود زمین ہے اور اس کا موسم اکثر طوفانی اور خراب رہتا ہے۔ اس لیے 2016 میں ایک کروڑ بیرل کی گنجائش کے ساتھ اومڈ خام تیل ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا گیا۔ یہ علاقہ صوبہ بوشہر سے 23 کلومیٹر دُور ہے۔

اومڈ خام تیل ذخیرہ کرنے والے ٹینک نجی شعبے میں تیل کے ٹینکوں کا سب سے بڑا ذخیرہ بتایا جاتا ہے۔ جزیرے کے مشرق اور مغرب میں خارگ کے دو گھاٹ ہیں۔ سنہ 1955 میں، تیل کنسورشیم کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد خارگ میں لوڈنگ ڈاکس اور خام تیل ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں کی تعمیر کا منصوبہ شروع ہوا۔ خارگ میں خام تیل کا معیار جانچنے کے لیے ایک لیبارٹری بھی ہے۔ یہ لیبارٹری بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔ ایرانی آئل ٹرمینلز آرگنائزیشن کا دعویٰ ہے کہ یہ دنیا کی بہترین لیبارٹریز میں سے ایک ہے۔ خارگ پیٹرو کیمیکل کمپنی بھی اس جزیرے میں کام کرتی ہے جس کا مقصد تیل نکالنے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی گیسوں کو جلنے سے روکنا اور انھیں قیمتی مصنوعات میں تبدیل کرنا ہے۔ یہ کمپنی میتھانول، سلفر، پروپین، بیوٹین، اور نیفتھا (پٹرول) بھی بناتی ہے۔ صرف آٹھ ہزار سے زائد آبادی والے خارگ میں اسلامی آزاد یونیورسٹی بھی ہے جو میرین سائنس اور آرٹس کی ایک شاخ ہے۔ اس یونیورسٹی میں مطالعہ کے سب سے اہم شعبوں میں سے ایک پیٹرولیم اور سمندری مطالعہ بھی ہے۔ ایران عراق جنگ کے دوران ایران کی تیل کی 90 فیصد سے زیادہ برآمدات خارگ کے راستے ہوتی تھیں، یہی وجہ ہے کہ عراق نے اس چھوٹے سے جزیرے پر 2800 بار حملہ کیا۔

(بی بی سی اردو)

آج کے ڈیجیٹل عہد میں اگر امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ بقیدِ حیات ہوتے تو۔۔۔؟

(10 شوال: یومِ ولادتِ اعلیٰحضرت پر خصوصی مضمون)

ترتیب وتدوین: رضوی سلیم شہزاد، مالیگاؤں

آج کے اس ڈیجیٹل ترقی یافتہ دور میں اگر اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ بقیدِ حیات ہوتے تو وہ اس زمانے کو دیکھ کر یقیناً حیران بھی ہوتے اور اس پر گہری نظر بھی ڈالتے۔ یہ وہ دور ہے جہاں ایمان موضوعِ بحث بن چکا ہے اور گستاخیِ خدا و رسول کو آزادیٔ اظہارِ رائے کا نام دیا جاتا ہے۔ یہاں سیاست دین کو استعمال کرتی ہے اور دین کو سیاست سے ڈرایا جاتا ہے۔ مگر جو لوگ امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ کی زندگی اور فکر کو جانتے ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ خاموش نہ رہتے، وہ شور بھی نہ کرتے، وہ تعمیر کرتے، علم کی ازسرِ نو تعمیر۔ مفکرِ اسلام امام احمد رضا خان نے اپنے دور میں تلوار نہیں اُٹھائی تھی، آپ نے قلم اٹھایا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ جب نظریہ کمزور ہو جائے تو سلطنتیں بھی اسے نہیں بچا سکتیں۔ اگر وہ آج موجود ہوتے تو سب سے پہلے علم کی ازسرِ نو تعمیر پر توجہ مرکوز کرتے۔ وہ ایسے مدارس اور ادارے بناتے جو صرف تقریر نہیں بلکہ تحقیق پیدا کریں۔ وہ ایسے علماء تیار کرتے جو عربی کے ساتھ انگریزی بھی جانتے ہوں، جو حدیث بھی پڑھتے اور عالمی قوانین کو اچھی طرح سمجھتے بھی ہوں، جو فقہ بھی جانتے ہوں اور جدید فلسفہ اور سائنس بھی۔ کیونکہ آج کی جنگ صرف مسجدوں میں نہیں رہی، یہ جنگ یونیورسٹیوں میں ہے، میڈیا میں ہے اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر ہے۔ اور اگر امت علم کے میدان میں ہار جائے تو صرف جذبات اسے نہیں بچا سکتے۔ امت کو نعرہ نہیں نظام چاہیے۔ یہ باتیں اتنے وثوق سے کیوں کہی جا رہی ہیں؟ کیونکہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان نے تن تنہا فقہ کا جو نظام امت کو دیا اُس کی مثال نہیں ملتی۔ فتاویٰ رضویہ اس کی ایک زندہ مثال ہے اور جس کی گواہی کوئی اور نہیں علامہ محمد اقبال خود دیتے ہیں کہ: ”اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری اس دور کے امام ابو حنیفہ ہیں۔“

اگر آج کے اس پُرفتن دور میں امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ بقیدِ حیات ہوتے تو ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر کیسی حکمت سے پہرہ دیتے؟ جب کبھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی ہوتی ہے تو مسلمانوں کے دل جلتے ہیں، دل کا جلنا ایمان کی علامت ہے، مگر امام احمد رضا خان قادری کی فکر یہ سکھاتی ہے کہ غصہ غیرت ہے اور حکمت حفاظت۔ اگر وہ آج بقیدِ حیات ہوتے تو سڑک پر سب سے اونچی آواز نہ بنتے بلکہ وہ عالمی سطح پر سب سے مضبوط دلیل بنتے۔ وہ عالمی قانونی محاذ قائم کرتے، تحقیقاتی ادارے بناتے، مختلف زبانوں میں سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عام کرتے۔ نوجوانوں کو سکھاتے کہ محبت دلیل کے ساتھ ہو، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس محبت میں شعور نہ ہو وہ دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیل بن جاتی ہے۔ سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیان کرنے کا طریقہ بھی اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے ہی ہمیں سکھایا، حدائقِ بخشش اس بات کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ ناموسِ رسالت کا دفاع اشتعال سے نہیں استقامت سے ہوتا ہے اور آج اسی طرزِ عمل کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

اندرونی اصلاح اور اہلِ سنت کا احتساب: اگر آج امتِ مسلمہ کمزور ہے تو صرف بیرونی طاقت کو الزام دینا کافی نہیں۔ امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ کی فکر یعنی ”فکرِ رضا“ سب سے پہلے اندرونی احتساب کا مطالبہ کرتی ہے۔ وہ سوال اٹھاتے کہ ہم تحقیق کر رہے ہیں یا صرف ردعمل دے رہے ہیں؟ کیا ہم متحد ہیں یا شخصیات میں بٹے ہوئے ہیں؟ کیا ہمارے مدارس عالمی معیار کے ہیں یا محض رسمی؟ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اندر سے کمزور قوم باہر کے طوفانوں سے نہیں بچ سکتی۔ اعلیٰحضرت اگر بقیدِ حیات ہوتے تو وہ امتِ مسلمہ کی اصلاح اپنے فکری سماج سے شروع کرتے، بالکل اسی طرح جیسے انہوں نے مزارات پر جانے کے آداب سے لے کر خرافات اور شرک و بدعات کی وضاحت نہایت شفاف انداز میں بیان کی کہ مخالف آج بھی جواب دینے سے قاصر ہے۔

مالی خودمختاری: فکری آزادی کی بنیاد: آج کے نفسانفسی کے اس دور میں معاشی خودمختاری کسی بھی نظریہ کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ امام احمد رضا خان قادری صرف عقیدے کے عالم نہیں تھے بلکہ وہ معاشرے کی طاقت کے اس اصول کو بھی سمجھتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ جس قوم کا تعلیمی نظام دوسروں کے پیسوں پر چلتا ہو اُس کا نظریہ آزاد نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ آج ہوتے تو آزادانہ وقف کا نظام قائم کرتے، عالمی اسلامی فنڈز بنانے پر زور دیتے اور مغربی امداد کے نام پر ہونے والی تعلیمی مداخلت کو ختم کرتے۔ وہ پبلشنگ اور علمی ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو مضبوط کرتے۔ وہ جانتے تھے کہ غربت صرف پیٹ نہیں جھکاتی بلکہ نظریہ بھی جھکا دیتی ہے۔ اسی تناظر میں آپ نے سن 1912ء عیسوی میں وہ فتویٰ دیا جو مسلمانوں کی معاشی خودمختاری کے لیے اہم تھا۔ آپ نے اپنے فتوی کے ذریعہ ”اسلامک بینکنگ“ کا نظریہ پیش کیا، جسے عملی طور پر تقریباً چالیس سال بعد 1960ء میں عرب دنیا میں نافذ کیا گیا۔

عالمی اتحاد، سیاست اور فکری قیادت: امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ کی فکر کسی ایک خطے تک محدود نہ تھی۔ اگر وہ آج ہوتے تو وہ پوری دنیا کے اہلِ سنت کو ایک فکری ربط میں جوڑتے۔ وہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اتحادِ امت کی بنیاد بناتے، کیونکہ وحدت طاقت ہے اور انتشار سیاست کا ہتھیار۔ ان کے سیاسی افکار دوراندیشی سے لبریز تھے۔ وہ جانتے تھے کہ سیاست دین اور طاقت کا معرکہ ہے۔ اگر وہ آج ہوتے تو نہ سیاست سے دور ہٹتے اور نہ کسی کو اس کا غلام بننے دیتے بلکہ وہ سیاست کو اسلامی اخلاق کا پابند بناتے۔ وہ اعلان کرتے کہ اسلام کسی جغرافیے یا بلاک کا محتاج نہیں بلکہ ایک عالمگیر تہذیب کا نام ہے۔

ڈیجیٹل خلافت، ایک فکری تصور: آج کے ڈیجیٹل دور میں اگر اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ موجود ہوتے تو ”ڈیجیٹل خلافت“ کا تصور محض سیاسی نعرہ نہ ہوتا بلکہ ایک علمی و فکری قیادت کا نظام ہوتا۔ وہ ایک عالمی علمی مرکزیت قائم کرتے، ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو مستند رہنمائی ملتی۔ وہ ”ڈیجیٹل دارالافتاء“ قائم کرتے، بلاک چین ٹیکنالوجی کے ذریعے دینی اسناد اور فتاویٰ کی حفاظت کرتے، اور ایک ایسا ”آرٹیفیشل اسلامک بوٹ“ تیار کرواتے جو فتاویٰ رضویہ جیسے علمی ذخیرے سے فوری رہنمائی فراہم کرے۔

میڈیا وارفیئر اور فکری دفاع: آج کی جنگ سوشل میڈیا پر لڑی جا رہی ہے۔ اگر آج اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری ہوتے تو وہ ایک مضبوط میڈیا سیل قائم کرتے جو اسلاموفوبیا، الحاد اور لبرلزم کا منطقی اور مؤثر جواب دیتا۔ ان کے قلمی جہاد کو ڈیجیٹل مواد، ویڈیوز، پوڈکاسٹ اور انفوگرافی کے ذریعے عام کیا جاتا۔ وہ ڈیجیٹل اخلاقیات مرتب کرتے، سائبر بلنگ، فیک نیوز اور ڈیجیٹل معیشت کے مسائل پر واضح رہنمائی فراہم کرتے۔ ساتھ ہی ایک ”ڈیجیٹل اکنامک زون“ کا تصور پیش کرتے جہاں مسلمان اپنی معاشی خودمختاری حاصل کر سکیں۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ وہ ہستی ہیں جنہوں نے اپنی نسبتاً مختصر زندگی میں ہزاروں صفحات پر مشتمل علمی خزانہ چھوڑا۔ آج اگر وہ ہوتے تو ٹیکنالوجی کو مسخر کر کے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو دنیا کے آخری کونے تک پہنچانے کا عزم کرتے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا آج ان کے بعد کوئی اس مشن کو آگے بڑھانے والا نہیں؟ یہ سوال آج کے نوجوانوں سے ہے۔ ہمیں کسی حکومتی اعانت کا انتظار نہیں کرنا ہوگا بلکہ خود آگے بڑھنا ہوگا اور امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ کے مشن ”سب سے اول عشقِ رسول“ کے مشن کو، اسلام کی فکری روح کو ڈیجیٹل دنیا میں نئی پہچان دینی ہوگی۔ بقول علامہ محمد اقبال:

مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی، تمام بولہبی است

اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ مبارک اور سیرتِ مبارک تک پہنچاؤ، کیونکہ دین اسلام سراپا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی ہے۔ اگر تم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع نہ کی تو تمہارا دین بے کار اور ”بولہبی“ (گمراہی) ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ورقِ تازہ

31 March 2026 — اداریہ

نفرت انگیز تقاریر کی بیخ کنی

ریاست تلنگانہ کی قانون ساز اسمبلی میں نفرت انگیز تقاریر اور نفرت پر مبنی جرائم کی روک تھام کے لیے پیش کیا گیا نیا بل اس بدلتے ہوئے سماجی منظر نامے کا اعتراف ہے جہاں لفظوں کی جنگ اب جسمانی تشدد اور معاشرتی بگاڑ کی بنیاد بن رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی کی حکومت کی جانب سے اتوار کے روز پیش کیا گیا یہ قانونی مسودہ اس لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے کہ یہ کرناٹک کے بعد ملک کی دوسری ایسی ریاست بننے جا رہی ہے جو نفرت انگیز بیانیے کے خلاف اس قدر سخت اور مخصوص قانونی ڈھانچہ تیار کر رہی ہے۔ کرناٹک میں گزشتہ برس دسمبر میں منظور ہونے والے قانون نے جو بنیاد فراہم کی تھی، تلنگانہ نے اسے مزید وسعت دیتے ہوئے دس سال تک کی قید کی سزا تجویز کر کے یہ واضح کر دیا ہے کہ اب اشتعال انگیزی کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ موجودہ دور میں جس طرح سے اظہارِ رائے کی آزادی کے تصور کو مسخ کیا گیا ہے، اس نے معاشرے کے مختلف طبقات کے درمیان بداعتمادی کی ایک گہری خلیج پیدا کر دی ہے۔ تلنگانہ کابینہ نے اس بل کی منظوری دے کر دراصل اس خلا کو پر کرنے کی کوشش کی ہے جو ہمارے مروجہ فوجداری قوانین میں موجود تھا۔ اب تک نفرت انگیز تقاریر کے معاملات کو عمومی دفعات کے تحت دیکھا جاتا تھا جس کی وجہ سے مجرم اکثر قانونی موشگافیوں کا فائدہ اٹھا کر بچ نکلتے تھے، لیکن اب ایک مخصوص قانون کی موجودگی میں استغاثہ کے لیے یہ ممکن ہوگا کہ وہ جرم کی نوعیت کے مطابق سخت ترین سزا کو یقینی بنا سکے۔ اس مجوزہ قانون کی سب سے اہم خصوصیت اس کا غیر ضمانتی ہونا ہے۔ جب کوئی جرم غیر ضمانتی زمرے میں آتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ریاست اس عمل کو معاشرے کے امن کے لیے ایک سنگین خطرہ تصور کرتی ہے۔ ایک سال سے لے کر سات سال تک کی سزا اور پچاس ہزار روپے جرمانہ، جبکہ جرم کے اعادے پر دس سال تک کی قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ ایسے اقدامات ہیں جو کسی بھی شرپسند ذہن کو اشتعال انگیزی سے قبل کئی بار سوچنے پر مجبور کریں گے۔ قانون کی یہ سختی اس لیے بھی ضروری ہے کیونکہ حالیہ برسوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ محض معمولی جرمانے یا مختصر قید کی سزا نفرت پھیلانے والوں کے حوصلے پست کرنے میں ناکام رہی ہے۔

سپریم کورٹ نے بھی متعدد بار اس حساس معاملے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے اور مرکز سمیت تمام ریاستوں کو یہ باور کرایا ہے کہ صرف ایف آئی آر درج کر لینا کافی نہیں ہوتا۔ عدالتِ عظمیٰ کا یہ موقف اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ قانونی عمل کی سست روی اور نفاذ میں کمزوری ہی وہ عوامل ہیں جو مجرموں کو شہ دیتے ہیں۔ تلنگانہ حکومت نے عدلیہ کے ان ہی تحفظات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسا جامع فریم ورک تیار کرنے کی کوشش کی ہے جو نہ صرف سزا دیتا ہے بلکہ متاثرین کے لیے انصاف کے حصول کو بھی آسان بناتا ہے۔ یہ بل اس ضرورت کو بھی اجاگر کرتا ہے کہ جدید دور کے تقاضوں کے مطابق الیکٹرانک کمیونیکیشن اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے پھیلائی جانے والی نفرت کو بھی قانون کے شکنجے میں لایا جائے۔ یہاں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ تلنگانہ سے قبل کرناٹک نے جس جرات کا مظاہرہ کیا تھا، وہ اب ایک تحریک کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کرناٹک کا قانون جو مذہب، ذات یا کمیونٹی کی بنیاد پر تفریق پھیلانے والی کسی بھی تحریر یا اشارے کو جرم قرار دیتا ہے، دراصل ایک ایسی مثال ہے جس کی پیروی اب تمام ریاستوں کو کرنی چاہئے۔ جب تک یہ سلسلہ ملک گیر سطح پر نہیں پھیلے گا، تب تک ہم ایک ایسی فضا قائم نہیں کر سکتے جہاں ہر شہری خود کو محفوظ تصور کرے۔ نفرت کے بیج بونے والے کسی ایک جغرافیائی خطے تک محدود نہیں رہتے، اس لیے ان کے خلاف مہم بھی ہمہ گیر ہونی چاہئے۔

البتہ صرف قانون سازی کر لینا ہی مقصد کا حصول نہیں ہے بلکہ اصل چیلنج اس کے نفاذ کی شفافیت میں پوشیدہ ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اچھے سے اچھا قانون بھی سیاسی ترجیحات کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔ اگر تلنگانہ اور کرناٹک جیسے قوانین کو سیاسی مخالفین کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا یا مخصوص طبقوں کی جانب سے ہونے والی اشتعال انگیزی پر آنکھیں موند لی گئیں، تو ان قوانین کی اخلاقی حیثیت ختم ہو جائے گی۔ قانون کی عملداری کا تقاضا ہے کہ ترازو کے دونوں پلڑے برابر ہوں اور کارروائی کا معیار صرف اور صرف قانون کی پامالی ہو، نہ کہ مجرم کا سیاسی یا سماجی قد و قامت۔ ریاستی حکومتوں کو اس حوالے سے انتظامیہ اور پولیس فورس کی خصوصی تربیت بھی کرنی چاہئے تاکہ وہ نفرت انگیز تقریر اور تنقید کے درمیان باریک فرق کو سمجھ سکیں۔ اکثر اوقات جوشِ خطابت میں کہی گئی باتیں اور منصوبہ بند طریقے سے پھیلائی گئی نفرت کے درمیان تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے، جس کے لیے پیشہ ورانہ مہارت درکار ہے۔ تلنگانہ کے اس بل میں بدلتی ہوئی شکلوں کا ذکر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ حکومت اس پیچیدگی سے واقف ہے اور وہ چاہتی ہے کہ ہر اس سوراخ کو بند کر دیا جائے جہاں سے زہریلا بیانیہ سماج میں داخل ہو سکتا ہے۔ نفرت کے خلاف تلنگانہ حکومت کا یہ بل اس کی ہمہ جہت پالیسی کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ معاشرے کی معاشی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب وہاں کا سماجی ڈھانچہ مستحکم اور پرامن ہو۔ فسادات اور گروہی تنازعات نہ صرف انسانی جانوں کا زیاں کرتے ہیں بلکہ ریاست کی معیشت کو بھی برسوں پیچھے دھکیل دیتے ہیں۔ اس لیے سماجی ہم آہنگی میں سرمایہ کاری کرنا کسی بھی حکومت کے لیے سب سے بہترین حکمتِ عملی ہو سکتی ہے۔ یہ بات انتہائی اہم ہے کہ ملک کی دیگر ریاستیں تلنگانہ اور کرناٹک کے اس ماڈل کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں۔ ہمیں ایک ایسے قومی اتفاقِ رائے کی ضرورت ہے جہاں نفرت کے خلاف زیرو ٹولرنس کی پالیسی اپنائی جائے۔ قانون کی کتابوں میں لکھی گئی دفعات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مضبوط سیاسی عزم کی ضرورت ہے۔

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
31 March 2026
3

افغانستان نے پاکستان پر گولہ باری کا الزام لگایا

کابل،افغانستان۔30/ مارچ۔ایم این این۔افغان حکومت نے پاکستانی فوج پر اتوار کے روز مشرقی شہر اسد آباد کے مضافات میں گولہ باری کا الزام عائد کیا ہے،جس کے نتیجے میں ایک شخص ہلاک اور ایک درجن سے زائد شہری زخمی ہوئے۔یہ واقعہ دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان جاری تنازعہ میں نمایاں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔فروری میں شروع ہونے والی اس نئی لڑائی کو کئی دہائیوں میں سب سے شدید قرار دیا گیا ہے،دونوں ممالک عسکریت پسندوں کو پناہ دینے اور سرحد پار سے حملے کرنے کے الزامات کا تبادلہ کر رہے ہیں۔افغان نائب حکومت کے ترجمان حمداللہ فطرت نے بتایا کہ بھاری توپ خانے بشمول مارٹر نے صوبہ کنڑ میں دیہی علاقوں اور شہریوں کی رہائش گاہوں کو نشانہ بنایا۔فطرت نے سوشل میڈیا پر شیئر کیا کہ ابتدائی اطلاعات میں ایک شخص ہلاک اور 16 دیگر زخمی ہونے کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے۔ پاکستان نے ابھی تک ان الزامات کا جواب نہیں دیا ہے۔افغانستان اور پاکستان کے درمیان دشمنیوں میں اضافہ ہوا ہے،جس میں بار بار سرحد پار سے جھڑپیں اور افغان سرزمین کے اندر فضائی حملے ہوتے ہیں۔اس ماہ کے شروع میں، افغانستان نے پاکستان پر کابل میں منشیات کے علاج کی ایک سہولت پر فضائی حملہ کرنے کا الزام لگایا،جس کے نتیجے میں متنازعہ ہلاکتوں کی تعداد 400 سے تجاوز کر گئی۔ پاکستان نے ان دعووں کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اس حملے میں گولہ بارود کے ایک ڈپو کو نشانہ بنایا گیا۔تشدد کا یہ سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب افغانستان نے بدلے میں سرحد پار سے حملہ کیا جسے اس نے مہلک پاکستانی فضائی حملوں سے تعبیر کیا،جس کے نتیجے میں مبینہ طور پر شہری ہلاکتیں ہوئیں۔ پاکستان نے دعویٰ کیا کہ اس کی کارروائیوں کا مقصد عسکریت پسندوں کو ختم کرنا ہے۔

حکام نے تائیوان کی جمہوریت کو نقصان پہنچانے والی نئی چینی جنگ پر روشنی ڈالی

تائی پے۔30/مارچ۔ایم این این۔نائب وزیر داخلہ ماشی یوان نے ہفتہ کو کہا کہ چین تائیوان کی جمہوریت اور آزادی کی بنیادوں کو کمزور کرنے کے لیے اسے ”منتخب کرنے والی جنگ“ اور ”ختم جنگ“ کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔کوما اکیڈمی کے زیر اہتمام 2026 تائیوان سول ڈیفنس کنونشن کے افتتاحی موقع پر خطاب کرتے ہوئے، ما نے کہا کہ رائے عامہ،نفسیاتی اور قانونی جنگ کے علاوہ، بیجنگ تائیوان کے جمہوری نظام میں خلل ڈالنے کے لیے دو نئے طریقے استعمال کر رہا ہے۔جمہوری اداروں کے مناسب کام کو مسخ کرنے کی کوششوں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلی ”منتقلی کی جنگ“ ہے۔جہاں تک ”ختم جنگ“ کا تعلق ہے، ما نے کہا کہ چین تائیوان کے جمہوری اور آزاد نظام کو بتدریج کمزور کرنے کے لیے مختلف پراکسیوں کا استعمال کرتا ہے،یہ ایک چیلنج ہے جس کے لیے چوکسی کی ضرورت ہے۔انہوں نے نوٹ کیا کہ ایسی کوششوں کا مقابلہ کرنا مشکل ہوسکتا ہے، کیونکہ حکام پر ”میک کارتھی ازم“ یا اندرونی دشمن پیدا کرنے کا الزام لگنے کا خطرہ ہے۔چین کے ہائبرڈ جبر کا بہتر جواب دینے کے لیے، ما نے کہا کہ وزارت داخلہ نے حالیہ برسوں میں ”انٹر آپریبلٹی“ پر زور دیا ہے، جو حکومت اور شہری صلاحیتوں کو مربوط کرنے کے لیے روایتی دفاعی انداز سے ہٹ کر نشان زد ہے۔انہوں نے کہا کہ ماضی میں،فوج، پولیس، فائر فائٹنگ اور سول ڈیفنس سسٹم بہت کم ہم آہنگی کے ساتھ آزادانہ طور پر کام کرتے تھے،لیکن 2022 کے بعد کی عالمی پیش رفت نے سول ڈیفنس کو فروغ دینے کے لیے انٹر آپریبلٹی کو ایک بنیادی تصور بنا دیا ہے۔ما نے زور دے کر کہا کہ حکومت کی موجودہ کوششوں کا مقصد تائیوان کے جمہوری نظام کی حفاظت کرنا ہے،اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اس کی معیشت، سیاسی نظام اور مذہبی آزادیوں کا وجود برقرار رہے اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے خطرے کے تحت آزادانہ طور پر ترقی کر سکے، جسے انہوں نے ”فاشسٹ“ خصوصیات والی حکومت قرار دیا۔دریں اثنا، کوما سول ڈیفنس ایجوکیشن ایسوسی ایشن کے چیئرپرسن لیو وین نے کہا کہ اکیڈمی اپنی توجہ انفرادی بنیاد پر، تربیت سے مشغول گروپوں اور اداروں کی طرف مرکوز کر رہی ہے، جس کا مقصد عوامی شعبے،سول سوسائٹی اور مختلف پیشہ ورانہ شعبوں کی مہارت کو ایک لچکدار، ملک گیر شہری دفاع کے نیٹ ورک میں ضم کرنا ہے۔

وفاق کے مدارس بہتر تعلیم وتربیت کے عظیم مراکز: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

وفاق کے سالانہ امتحان کے نتائج جاری

پھلواری شریف ۳۰/مارچ ۲۰۲۶ء (پریس ریلیز):۔ وفاق المدارس الاسلامیہ امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان وفاق المدارس الاسلامیہ کے ناظم مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی کے ہاتھوں عمل میں آیا،اس موقع سے مفتی صاحب نے ان تمام مدارس کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے سالانہ امتحان میں وفاق کا تعاون کیا اور صاف ستھرے ماحول میں امتحانات کی پوری کارروائی کو یقینی بنایا۔امسال ۱۴۴۷ھ میں سالانہ امتحان وفاق میں مدارس ملحقہ کے عربی ششم تک کے طلبہ نے شرکت کی ،جن مدارس ملحقہ نے امتحانات میں شرکت کی ان میں عربی اول میں الجامعۃ العربیہ سراج العلوم تلاپت گنج مدھوبنی کے طالب علم محمد اسماعیل ، محمد سلیمان اور محمد حیدر علی نے بالترتیب اول،دوم،سوم پوزیشن ،عربی دوم میں الجامعۃ العربیہ سراج العلوم تلاپت گنج کے محمد سالم اور محمد عارف حسین نے بالترتیب اول،دوم پوزیشن اور مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره دربھنگہ کے ابونصر صدیقی نے سوم پوزیشن ،عربی سوم میں جامعہ ربانی منوروا شریف سمستی پور کے ضیاء خطیب ،انضمام رہبر اور ضمیر الدین نے بالترتیب اول ، دوم،سوم پوزیشن ،عربی چہارم میں مدرسہ اسلامیہ بتیا مغربی چمپارن کے محمد حیات الدین نے اول،الجامعۃ العربیہ سراج العلوم تلاپت گنج کے محمد نعمان اختر نے دوم اور جامعہ ربانی منوروا شریف کے عباد الرحمن نے سوم،عربی پنجم میں جامعہ عربیہ مقیمیہ سرپنیا مشرقی چمپارن کے منت اللہ نے اول،مدرسہ چشمہ فیض ململ مدھوبنی کے عارف شہنواز نے دوم اور مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواره کے غلام نبی نے سوم پوزیشن ،عربی ششم میں جامعہ عربیہ مقیمیہ کے محمد آصف عالم اور محمد ارشد اللہ نے بالترتیب اول ،دوم پوزیشن حاصل کی ۔مفتی صاحب نے امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے والے طلبہ کو نیک دعاؤں کے ساتھ مزید محنت سے علم دین حاصل کرنے کی ترغیب دی مخلص اساتذہ کرام اوران کے سرپرستوں کو بھی مبارک بادی۔حفظ اور ابتدائی درجات کے وہ مدارس ملحقہ جن کے نتائج امتحان ابتک دفتر وفاق کو موصول نہیں ہوئے ہیں،ان سے گذارش ہے کہ وہ جلداز جلد رزلٹ دفتر کو ارسال کردیں۔یہ اطلاع مولانا محمد سعید کریمی رفیق وفاق المدارس الاسلامیہ نے دی۔

امارت شرعیہ میں دعائیہ مجلس کا اہتمام

پھلواری شریف (پریس ریلیز30/مارچ):۔ ریاست بہار کے ایک باوقار عالم دین اور مدرسہ اسلامیہ اشرف العلوم ثور باز ار ضلع سہرسہ کے بانی ومہتمم حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ 30/مارچ 2026 کی شب دل کا دورہ پڑنے کے باعث انتقال کر گئے اناللہ وانا الیہ راجعون، دوسری اہم علمی شخصیت جناب غفران احمد صاحب بھاگل پور نیز ڈاکٹر وارث کمال صاحب کے برادر اور ضلع گڈا کی اہم شخصیت جناب پروفیسر محمد گوہر صاحب سابق پرنسپل شیخ پورہ کالج اور جناب علی احمد صاحب باؤلی محلہ پھلواری شریف و دیگر دینی وملی شخصیات کی سانحات ارتحال پر امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں اجتماعی طور پر دعاء مغفرت کا اہتمام کیا گیا اور جو اصحاب صاحب فراش ہیں بالخصوص حضرت مولانا ابوالخیر جبرئیل صاحب ویشالی کے لیے دعاء صحت کی کی گئی،ان کی علمی وفکری صالحیت کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے سایۂ شفقت اور درازی عمر نیز جن لوگوں نے داغ مفارقت دے دی ان مرحومین کی گوناگوں خوبیوں اور کمالات کا تذکرہ کیا اور ان کے لیے بلندی درجات کی دعاء فرمائی ۔جبکہ اس سے قبل ناظم امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ جھارکھنڈ ومغربی بنگال حضرت مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب نے ایک وفد کے ساتھ ان کے گھر پہونچ کر عیادت کی۔ امارت شرعیہ کے نائب ناظم جناب مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے اجتماعی طور پر دعاء کرائی، شرکاء مجلس نے آمین کہا۔ دراصل رمضان المبارک کی تعطیل کے بعد 10/شوال المکرم کو مکمل طور پر تمام دفاتر کھل گئے ، ذمہ دار اصحاب وکارکنان سبھی حضرات دفتر حاضر ہوئے ،پہلے سے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی ،اس کے بعد دعاء مغفرت وصحت کی خصوصی مجلس منعقد ہوئی ، جن لوگوں نے دعاء کرنے کی درخواست کی تھی سبھوں نے ایسے مخلصین ومحبین کے لیے دعائیں کیں،اور ادارہ کی ترقی واستحکام کے ساتھ امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ لعالی کی مثالی قیادت وسیادت میں امارت شرعیہ کو مزید قوت پہونچانے کا عزم کیا اور دعائیں کیں۔

اخلاق وکردار کے ذریعہ اسلام کے پیغام کو عام کیا جائے

جماعت اسلامی ہند، شیخ پیٹ کے زیر اہتمام عید ملن پروگرام کا پیغام

حیدرآباد : ۳۰/ مارچ (راست) :۔ جماعت اسلامی ہند، شیخ پیٹ کے زیر اہتمام اتوار کو مسجد سعیدہ بیگم، منی گلشن کالونی میں عید ملن پروگرام منعقد ہوا۔امیر مقامی جماعت اسلامی ہند، شیخ پیٹ ڈاکٹر ایس ایم فصیح اللہ نے اس موقع پر مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام دین رحمت ہے اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اخلاق و کردار سے اسلام کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے حسنِ اخلاق اور خدمتِ خلق کے ذریعے لوگوں کے دل جیتے ، جس کے نتیجے میں لوگ دین فطرت سے روشناس ہوئے اور اسلام کے قریب آئے۔اس موقع پر مسجد کمیٹی کے صدر جناب میر حفیظ الدین کی دینی وسماجی خدمات کے اعتراف میں تہنیت پیش کی گئی اور شال پوشی کی گئی۔مسجد اور اسلامک سینٹر کی تعمیر کے ان کے منصوبے کو سراہا گیا۔ پروگرام کا آغاز قاری جناب صدیق حسین کی تلاوت سے ہوا،نعت رسول جناب دلاور حسین نے پیش کی، جبکہ نظامت جناب محمد شرف الدین نے کی اور اختتام جناب الیاس احمد شکیل کے کلمات تشکر پر ہوا۔اس پروگرام میں تقریباً300 مرد وخواتین بشمول ہم وطن ساتھیوں نے شرکت کی۔مقامی ایس ائی او و جی آئی او نے بھی پروگرام کے کامیاب انعقاد میں بھرپور تعاون کیا۔

مانو میں ڈاکٹر نسترن احسن فتیحی کا توسیعی لیکچر

حیدرآباد،30 مارچ (پریس نوٹ) ذکیہ مشہدی کے افسانوں میں سماجی حقیقت نگاری ہے،عذرا نقوی کی شاعری میں حساسیت اور نغمہ جعفری پاشا کی بچوں کے لیے کہانیوں کی اپنی اہمیت ہے۔ان خیالات کا اظہار معروف افسانہ نگار ڈاکٹر نسترن احسن فتیحی نے کیا۔وہ شعبہ اردو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد میں منعقدہ ایک علمی وادبی پروگرام میں توسیعی لیکچر دے رہی تھیں۔ لیکچر کا عنوان ”معاصر خواتین فکشن نگار: اسالیب اور موضوعات“ تھا۔ ڈاکٹر نسترن احسن فتیحی نے اپنے خطاب میں موجودہ دور کی اہم خواتین فکشن نگاروں کا تفصیل سے ذکر کیا اور ان کے فن، اسلوب اور موضوعات پر روشنی ڈالی۔انہوں نے انجم قدوائی کے افسانوں کے موضوعات و اسلوب پر بھی اظہار خیال کیا اور صادقہ نواب سحر کی افسانہ نگاری کی اہمیت پر روشنی ڈالی،اور ثروت خان کے ہاں راجستھانی ثقافت کی جھلک پر بھی گفتگو کی۔اس کے علاوہ انہوں نے نگار عظیم، جیلانی بانو ، زینت ساجدہ، نجمہ نکہت، قمر جمالی اور فریدہ زین کے فن کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ ان کے موضوعات میں معاشرتی مسائل،عورت کی شناخت ،گھریلو زندگی اور بدلتے ہوئے سماجی رویے نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔پروفیسر آمنہ تحسین کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ انہوں نے سلطانہ کا خواب جیسی اہم کتاب کا ترجمہ اور تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔مزید برآں نازیہ حسن اور شائستہ فاخری کے کام کا بھی ذکر کیا گیا۔لیکچر میں یہ بات خاص طور پر سامنے آئی کہ معاصر خواتین فکشن نگار اپنے اسلوب میں سادگی ،سچائی اور حقیقت نگاری کو اہمیت دیتی ہیں، جبکہ ان کے موضوعات میں عورت کے مسائل ،سماجی ناہمواریاں،اور انسانی جذبات کی عکاسی نمایاں ہوتی ہے۔اس موقعے پر شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر احسن ایوبی نے فارسی کہانی کا اردو ترجمہ بہ عنوان ”خرگوش اور ٹماٹر“ پیش کیا جس میں عورت کی مظلومیت اور بے بسی کو موضوع بنایا گیا ہے۔ یہ کہانی بھی بہت پسند کی گئی ۔اس پروگرام کی صدارت پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض پروفیسر احمد خان نے انجام دیے۔ پروگرام کے اختتام پر پروفیسر فیروز عالم نے شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر شعبہ اردو کے دیگر اساتذہ ،ریسرچ اسکالرز ،یم اے اور بی اے کے طلبہ وطالبات بھی موجود تھے۔

ہولی اور عید ملن پروگرام اتحاد اور بھائی چارے کا پیغام دیتے ہیں: ضیاء الدین

بارہ بنکی: (پریس ریلیز ابوتحمہ انصاری) ادبی کینوس کے زیر اہتمام لکھپیڑا باغ میں واقع بزم ادبی کینوس کے صدر ضیاء الدین احمد ماڈرن شوز کی رہائش گاہ پر ہولی اور عید ملن کے عنوان سے ایک غیر طرحی مشاعرہ منعقد کیا گیا۔مشاعرہ کی صدارت ضیاء الدین احمد نے کی مہمان خصوصی کی حیثیت سے معروف شاعر ایڈوکیٹ ہاشم علی ہاشم اور ایڈوکیٹ جابر موجود تھے ایڈوکیٹ شعور کامل نے بطور مہمان ذی وقار شرکت کی۔مشاعرہ کی نظامت بزم کے سکریٹری آدرش بارہ بنکوی نے انجام دی۔ پروگرام کے آغاز میں ضیاء الدین احمد نے کہا کہ ہولی اور عید ملن کے عنوان سے تقریبات کا انعقاد اتحاد اور بھائی چارے کا پیغام دیتا ہے انہوں نے کہا کہ طرحی نشستیں اردو سیکھنے اور سمجھنے والوں کے لیے درس گاہ کی حیثیت رکھتی ہیں جہاں غزل کے شائقین کو سیکھنے کا قیمتی موقع ملتا ہے۔اس کے علاوہ ڈاکٹر خالد نے بھی اپنی غزل پیش کی۔اس موقع پر محمد رضوان ذیشان احمد عبدالستار وہاج الدین اور محمد شعیب قدوائی سمیت کثیر تعداد میں شائقین فن موجود تھے۔مشاعرہ کے اختتام پر ادبی کینوس کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر ریحان علوی نے تمام شعرائے کرام اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ طرحی مشاعرہ کے انعقاد کا اعلان کیا۔

☆☆☆☆☆

تبتی نمائندوں نے پراگ میں چین کے نسلی قانون کے تحت کنٹرول کو بڑھانے کی تنبیہ کی

پراگ ۔30/مارچ۔ایم این این۔26 مارچ کو،نمائندگان تھنلے چکی نے، اقوام متحدہ کے ایڈوکیسی آفیسر فنشوک ٹوپگیال کے ہمراہ سینوپلیس کے ساتھ ایک میٹنگ کی، جہاں انہوں نے تبت سے متعلق کئی اہم مسائل کے ساتھ ساتھ مستقبل میں تحقیقی تعاون کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔بعد ازاں،انہوں نے جمہوریہ چیک میں امریکی سفارت خانے کے سیاسی امور کے سیکشن کے عہدیداروں سے ملاقات کی۔ بات چیت تبت کے اندر تبتیوں کی موجودہ صورتحال اور چیک سینیٹ کی حالیہ قرارداد پر مرکوز تھی۔ امریکی سفارت خانے کے نمائندوں نے کہا کہ وہ تبت کاز پر اپنی طرف سے تمام ضروری اقدامات کی حمایت کرتے ہیں۔اس کے بعد،نمائندے نے چیمبر آف ڈپٹیز سے پارلیمنٹ تبت سپورٹ گروپ کے چیئرمین ایم پی حیاتو سے ملاقات کی۔ میٹنگ میں چیک ریپبلک کے چیمبر آف ڈپٹیز کے اندر تبت سپورٹ گروپ کے دوبارہ قیام پر بات ہوئی۔بحث کے دوران،نمائندے تھنلے چوکی نے تبت کی موجودہ صورتحال کے بارے میں اپ ڈیٹس فراہم کیں۔خاص طور پر اس نسلی قانون کے مضمرات پر توجہ دی گئی، جسے تبت سمیت نسلی اقلیتی علاقوں پر مرکزی کنٹرول کو مزید مضبوط کرنے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔نمائندوں نے ان خدشات کو اجاگر کیا کہ قانون ثقافتی انضمام کی پالیسیوں کو تیز کرسکتا ہے، جس میں تعلیم اور عوامی زندگی میں تبتی زبان کے استعمال پر پابندیاں، مذہبی رسومات کی ریاستی نگرانی میں اضافہ، اور تبتی ثقافتی شناخت کے تحفظ پر پابندیاں شامل ہیں۔ انہوں نے نگرانی کے وسیع پیمانے پر اقدامات اور انتظامی کنٹرول کے بارے میں خدشات کو بھی نوٹ کیا جو مقامی طرز حکمرانی اور کمیونٹی کی زندگی کو متاثر کر سکتے ہیں، نیز چین سے باہر رہنے والی تبتی برادریوں کی نگرانی اور ان پر اثر انداز ہونے کے ممکنہ طریقہ کار پر بھی۔اگلے دن، وفد نے چیک خارجہ امور کے حکام سے ملاقات کی۔اس میٹنگ میں، نمائندوں نے نئے متعارف کرائے گئے نسلی قانون کے بارے میں مزید وضاحت کی ۔انہوں نے خدشات کا اظہار کیا کہ یہ قانون تبت کے اندر انضمام کی پالیسیوں کو تقویت دینے کے ساتھ ساتھ بیرون ملک تبتی برادریوں پر نگرانی اور اثر ورسوخ کو بڑھا سکتا ہے۔بحث میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ان اقدامات سے ثقافتی تحفظ، مذہبی آزادی، اور تبت کے اندر اور تارکین وطن دونوں میں تبتیوں کی خودمختاری کیسے متاثر ہو سکتی ہے۔

افغانستان کے علاقہ کنڑ میں پاکستانی حملے میں ایک ہلاک،16 زخمی

کابل۔30/مارچ۔ایم این این۔پاکستانی فورسز نے اتوار کی شام افغانستان کے مشرقی صوبے کنڑ میں رہائشی علاقوں پر تازہ راکٹ اور بھاری ہتھیاروں سے حملے کیے، مقامی حکام کے مطابق،کم از کم ایک شہری ہلاک اور 16 دیگر زخمی ہوئے، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں۔گولہ باری سے صوبائی دارالحکومت اسد آباد کے آس پاس کے علاقوں اور قریبی گھروں کو نشانہ بنایا گیا،جس سے سرحد میں وسیع تر کشیدگی کے خدشات میں اضافہ ہوا۔نائب ترجمان حمد اللہ فطرت نے بتایا کہ حملہ شام 5 بجے کے قریب ہوا۔اور فوجی ٹھکانوں کے بجائے شہریوں کے گھروں کو نشانہ بنایا۔انہوں نے کہا کہ زخمیوں کو علاج کے لیے منتقل کیا گیا اور پاکستان پر ایک بار پھر آبادی والے سرحدی علاقوں میں بھاری گولہ باری کا الزام لگایا۔تازہ ترین ہڑتال عید کی مختصر جنگ بندی کے خاتمے کے بعد افغانستان اور پاکستان کی سرحد پر دوبارہ شروع ہونے والی لڑائی کے چند دن بعد ہوئی ہے۔ پاکستان نے کہا ہے کہ اس کی فوجی کارروائیوں کا مقصد عسکریت پسندوں کے خلاف ہے جو وہ افغانستان کی سرزمین استعمال کرنے کا الزام لگاتا ہے، خاص طور پر تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) سے منسلک جنگجو، اس دعوے کی کابل نے بارہا تردید کی ہے۔افغانستان اور پاکستان کے تعلقات میں برسوں میں ایک خطرناک ترین دور کے دوران نئے سرے سے تشدد سامنے آیا ہے، جس میں توپ خانے کے تبادلے، فضائی حملے اور سرحدی بندش سے دونوں طرف کے شہری متاثر ہوئے ہیں۔ انسانی حقوق کے گروپوں اور امدادی اداروں نے خبردار کیا ہے کہ دیہاتوں اور شہری انفراسٹرکچر پر بار بار حملے پہلے سے ہی نازک انسانی بحران کو مزید خراب کر رہے ہیں۔اس پس منظر میں، سیاسی اور قبائلی شخصیات کے 31 مارچ کو پشاور میں ایک پاک افغان امن جرگہ کے لیے جمع ہونے کی توقع ہے، جس کا مقصد کشیدگی کو کم کرنا اور دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان بات چیت کے لیے ایک فریم ورک بنانا ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ اجلاس میں سیاسی رہنماؤں، قبائلی عمائدین، مذہبی اسکالرز، سول سوسائٹی کے اراکین اور کاروباری نمائندوں کو اکٹھا کیا جائے گا، جس کے اختتام پر امن کے لیے مشترکہ اعلامیہ متوقع ہے۔امکان ہے کہ پشاور میٹنگ کو قریب سے دیکھا جائے گا کیونکہ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب سفارتی ذرائع تناؤ کا شکار ہیں اور سرحدی واقعات رسمی مذاکرات سے آگے بڑھ رہے ہیں۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ جرگہ لڑائی کو فوری طور پر نہیں روک سکتا، لیکن یہ ایک ایسے وقت میں کشیدگی کو کم کرنے کے لیے ایک اہم عوامی پلیٹ فارم فراہم کر سکتا ہے جب سرکاری سطح پر ریاستی مصروفیات بڑی حد تک تعطل کا شکار ہو چکی ہیں۔

امریکہ کی نئی تجارتی پالیسی بنگلہ دیش کے لیے خطرہ بن گئی

ڈھاکہ۔30/مارچ۔ایم این این۔امریکہ کی جانب سے عالمی تجارت میں نئی پالیسی اقدامات، خاص طور پر ”سیکشن 301“ کے تحت تحقیقات کے آغاز نے بنگلہ دیش کے لیے معاشی خدشات کو بڑھا دیا ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں برآمدات پر اضافی محصولات عائد کیے جا سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، واشنگٹن نے بنگلہ دیش سمیت 16 ممالک کے خلاف تحقیقات شروع کی ہیں، جن پر الزام ہے کہ وہ ”ضرورت سے زیادہ پیداوار“ کے ذریعے امریکی صنعت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔اس مقصد کے لیے 1974 کے ٹریڈ ایکٹ کے تحت سیکشن 301 کو دوبارہ فعال کیا گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر امریکہ بنگلہ دیشی مصنوعات، خاص طور پر گارمنٹس پر نئے ٹیکس عائد کرتا ہے تو یہ ملک کی معیشت کے لیے شدید دھچکا ثابت ہوسکتا ہے، کیونکہ یہ شعبہ لاکھوں افراد کو روزگار فراہم کرتا ہے اور برآمدات کا بنیادی ستون ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکی الزامات کئی حوالوں سے کمزور ہیں، کیونکہ بنگلہ دیش کی گارمنٹس صنعت ”میڈ ٹو آرڈر“ ماڈل پر چلتی ہے، یعنی مصنوعات صرف اسی وقت تیار کی جاتی ہیں جب بین الاقوامی خریدار آرڈر دیتے ہیں، اس لیے ”اوور پروڈکشن“ کا دعویٰ قابل سوال ہے۔ مزید برآں، امریکہ کی جانب سے برآمدی سبسڈیز پر اعتراض بھی متنازع قرار دیا جا رہا ہے، کیونکہ عالمی تجارتی قوانین کے تحت ترقی پذیر ممالک کو ایسی سہولیات کی اجازت حاصل ہوتی ہے، اور بنگلہ دیش پہلے ہی اپنی ایل ڈی سی حیثیت کے خاتمے کے ساتھ ان مراعات کو کم کر رہا ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر یہ اقدامات نافذ ہوئے تو اس سے نہ صرف بنگلہ دیش کی برآمدات متاثر ہوں گی بلکہ عالمی سپلائی چین بھی متاثر ہوسکتی ہے، کیونکہ بنگلہ دیش امریکی کمپنیوں کے لیے ایک اہم پیداواری مرکز ہے۔تجزیہ کاروں کے مطابق، اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے بنگلہ دیش کو سفارتی سطح پر فوری اقدامات کرنا ہوں گے اور امریکی کمپنیوں کے ساتھ مل کر یہ واضح کرنا ہوگا کہ ممکنہ ٹیرف نہ صرف بنگلہ دیش بلکہ امریکی صارفین کے لیے بھی مہنگائی کا باعث بن سکتے ہیں۔

مائیکل ما کے تبصروں کے نتیجے میں چین نے جبری مشقت کے الزامات کی تردید کی

بیجنگ۔30/مارچ۔ایم این این۔چین ایک بار پھر ملک میں جبری مشقت کے دعوؤں کی تردید کر رہا ہے کیونکہ وزیر اعظم مارک کارنی سے اس معاملے پر کینیڈا کے موقف کو واضح کرنے کے لیے لبرل رکن پارلیمنٹ مائیکل ما کے تبصروں کے نتیجے میں جو انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں پر شکوک وشبہات کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں، کی وضاحت کرنے کے مطالبات بڑھ رہے ہیں۔

जलसंपदा विभाग शासन निर्णय, क्रमांक निविदा 0417/प्र.क्र.247/मोप्र-1 दिनांक 18/10/2023

परिशिष्ट -4

(ई-निविदा पध्दत लागू नसलेल्या निविदेसाठी जाहिरात नमुना)

महाराष्ट्र शासन

कार्यकारी अभियंता यांचे कार्यालय,

कार्यकारी अभियंता,
उर्ध्व पेनगंगा प्रकल्प विभाग क्र.8, नांदेड
ई मेल ceappdivn8@gmail.com निविदा सुचना क्र. 02सन 2025-26
दुरध्वनी क्र. 02462-260401

महाराष्ट्र राज्याच्या राज्यपालांच्या वतीने कार्यकारी अभियंता, उर्ध्व पेनगंगा प्रकल्प विभाग क्र.8. नांदेड जलसंपदा विभाग, महाराष्ट्र शासन हे सक्षम निविदाकारांकडून खालील कामाकरिता निविदा मागवित आहेत. सविस्तर निविदा सुचना शासनाच्या https://wrd.maharashtra.gov.in या संकेतस्थळावर व विभागीय कार्यालयाच्या सुचना फलकावर उपलब्ध आहे.

निविदा स्विकारण्याचा अथवा नाकारण्याचा अधिकार कार्यकारी अभियंता, उर्ध्व पेनगंगा प्रकल्प विभाग क्र.8, नांदेड यांनी राखून ठेवला आहे. अट असलेली निविदा स्विकारली जाणार नाही. सदर निविदा सुचनेमध्ये काही बदल होत असल्यास विभागीय कार्यालयाच्या सुचना फलकावर उपलब्ध करुन देण्यात येईल.

अ.क्र.	1	2	3
कामाचे नांव	गुण नियंत्रण विभागीय व उपविभागीय कार्यालयाच्या जुनी लाईट फिटींग काढून नव्याने लाईट फिटींगचे, जुनी सिलींग काढून नविन फॉल सिलींग बसवण्याचे, संगणक कक्षातील नवीन फरशी व पार्टीशन तसेच भांडार शाखेतील फरशी बसवण्याचे काम तसेच कलरिंग इत्यादीचे काम.	उध्र्व पैनगंगा प्रकल्प विभाग क्र. 8. नांदेड येथील हिरकणी कक्षाचे बांधकाम पुरुष व महिला प्रसाधन गृहाचे दुरुस्ती पार्किंग शेड चे बांधकाम.	चैतन्यनगर वसाहतीमध्ये पथदिवे बसविण्याचे काम.
जिल्हा	नांदेड	नांदेड	नांदेड
निविदेची किमत रु. लक्ष	25.44 (GST वगळून)	8.35 (GST वगळून)	7.59 (GST वगळून)
निविदा उपलब्ध कालावधी पासून पर्यंत	31/03/2026 09/04/2026	31/03/2026 09/04/2026	31/03/2026 09/04/2026
निविदा उघडण्याचा दिनांक	10/04/2026	10/04/2026	10/04/2026

जा.क्र. उपप्रवि क्र.8/657 दि. 27/3/2026
कार्यकारी अभियंता यांचे कार्यालय
उर्ध्व पेनगंगा प्रकल्प विभाग क्र.8. नांदेड

कार्यकारी अभियंता,
उर्ध्व पेनगंगा प्रकल्प विभाग क्र.8, नांदेड

जिमाका/नां/जाहिरात / 19/ 2025/2026

ناندیڑ میں گیس کی قلت کے باوجود ہاٹلز بدستور فعال

ناندیڑ:۳۰/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔گزشتہ ۲۰ سے ۲۵ دنوں کے دوران تجارتی گیس کی فراہمی مکمل طور پر معطل ہونے کے باعث ناندیڑ شہر کے طعام خانوں اور کھانے پینے کے دیگر تجارتی مراکز کو شدید بحران کا سامنا ہے۔ ہر طعام خانے کے مالک کی جانب سے ایندھن کے استوانے یعنی گیس سلنڈر دستیاب نہ ہونے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ تاہم اس سنگین اور کٹھن صورتحال کے باوجود طعام خانوں کے مالکان نے کھانوں کی قیمتوں میں کسی بھی قسم کا اضافہ کیے بغیر اپنے گاہکوں کو بلاتعطل معیاری کھانا فراہم کرنے کی جو شاندار جدوجہد شروع کر رکھی ہے وہ انتہائی قابل ستائش ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں بالخصوص صنعتی ترقیاتی ادارے کے گردونواح، شیواجی نگر اور وزیر آباد کے محلوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد زمینی حقائق کی جو تصویر سامنے آئی ہے وہ ان تاجروں کی انتھک محنت اور فرض شناسی کی واضح دلیل ہے۔ ایندھن گیس کی عدم دستیابی کے باعث متعدد طعام خانوں کو مجبوری کے تحت کھانا پکانے کے روایتی طریقوں میں یکسر تبدیلی لانی پڑی ہے۔ کئی مقامات پر تاجروں نے گیس کے جدید چولہوں کی جگہ لکڑیوں سے جلنے والے روایتی چولہے روشن کر لیے ہیں اور ایندھن کے طور پر لکڑیاں استعمال کر کے کھانا تیار کیا جا رہا ہے۔ دھوئیں سے بھرے ہوئے باورچی خانے، آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کے ساتھ مسلسل کام کرتے ہوئے باورچی اور باہر کھڑے گاہکوں کی لمبی قطاریں اس موجودہ بحران کی شدت کی بھرپور عکاسی کرتی ہیں۔ لکڑیوں پر کھانا پکانے کے باعث کھانوں کی فہرست کو بھی انتہائی محدود کر دیا گیا ہے اور صرف چنیدہ پکوان ہی تیار کیے جا رہے ہیں۔ بعض تاجروں نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے کہ گیس کی فراہمی منقطع ہونے کی وجہ سے انہیں چور بازار سے انتہائی مہنگے داموں ایندھن کے استوانے خریدنے پڑے، لیکن چونکہ اس مد میں ادا کی جانے والی اضافی رقم ان کی استطاعت سے باہر ہے۔

نائیگاؤں تعلقہ میں دریائے گوداوری سے ریت کی غیر قانونی نکاسی کے خلاف پولیس بڑی کاروائی

ریت مافیا کا وسیع نیٹ ورک تباہ، لاکھوں مالیت کی مشینری ضبطی کے بعد دھماکہ خیز مواد سے اڑادی گئی

ناندیڑ:۳۰/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔ضلع ناندیڑ کے تعلقہ نائیگاؤں کی حدود میں واقع ایزت گاؤں کے قریب دریائے گوداوری کے وسیع طاس سے ریت کی غیر قانونی نکاسی کا دھندہ کرنے والے مافیا کے خلاف پولیس اور محکمہ مال نے ایک انتہائی کامیاب اور مشترکہ کارروائی انجام دی ہے۔ اس اچانک اور زبردست چھاپہ مار کارروائی نے ریت مافیا کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اور ان کی جانب سے دریا کے سینے پر نصب کی گئی تمام تر غیر قانونی مشینری کو نہ صرف ضبط کر لیا گیا ہے بلکہ اسے مکمل طور پر تباہ کر کے ریت مافیا کو لاکھوں روپے کا بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ کامیاب کارروائی کنٹور پولیس تھانے کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر وشال بھوسلے اور عثمان نگر پولیس تھانے کے اسسٹنٹ انسپکٹر سنجے نیل پتر وار کی مشترکہ قیادت میں عمل میں لائی گئی۔ گزشتہ کچھ عرصے سے یہ اطلاعات موصول ہو رہی تھیں کہ ریت مافیا نے انتظامیہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور دریا کے گہرے پانیوں سے ریت نکالنے کے لیے ایک نیا اور انتہائی خطرناک طریقہ کار وضع کر لیا ہے۔ یہ عناصر بڑی بڑی کشتیوں، لکڑی کے بھاری تختوں اور ان پر نصب پانی کھینچنے والی طاقتور موٹروں یعنی بھاری پمپوں کی مدد سے دن رات ریت کی غیر قانونی کھدائی میں مصروف تھے۔ مقامی سطح پر عوامی حلقوں میں یہ چہ مگوئیاں عروج پر تھیں کہ متعلقہ محکمے اس کھلی لوٹ مار پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں، لیکن اسی دوران پولیس کے خصوصی دستے نے شام کے اوقات میں اچانک دھاوا بول کر ریت مافیا کے اس پورے غیر قانونی منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔ چھاپے کے دوران پولیس نے موقع پر موجود تختوں، کشتیوں اور ریت نکالنے والی بھاری مشینوں سمیت آلات کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ بعد ازاں قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں نے ضبط شدہ تمام غیر قانونی اور بھاری مشینری کو دھماکہ خیز مواد کے ذریعے موقع پر ہی اڑا کر تباہ کر دیا۔ اس سخت کارروائی کے نتیجے میں ریت مافیا کو پہنچنے والے مالی نقصان کا تخمینہ لاکھوں روپے لگایا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ اس وقت پورے ضلع ناندیڑ میں ریت نکالنے کے کسی بھی گھاٹ کی باقاعدہ نیلامی نہیں ہوئی ہے، جس کے باعث ریت کی قانونی ترسیل مکمل طور پر بند ہے۔ اسی صورتحال کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ریت مافیا نے نائیگاؤں تعلقہ کا رخ کر لیا تھا۔ دیگر علاقوں میں ریت کے ذخائر کم ہونے کی وجہ سے دریائے گوداوری کے طاس پر غیر قانونی کھدائی کا دباؤ خطرناک حد تک بڑھ گیا تھا۔ اس غیر قانونی اور ماحولیات دشمن سرگرمی کے تدارک کے لیے ضلعی سپرنٹنڈنٹ پولیس ابیناش کمار اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ شیام پانیگاؤں کر کی خصوصی رہنمائی میں پورے ضلعے میں جرائم پیشہ عناصر کے خلاف ایک وسیع مہم چلائی جا رہی ہے۔ یہ

حالیہ اور موثر کارروائی بلولی کے سب ڈویژنل پولیس افسر شیام پانیگاؤں کر کے براہ راست احکامات پر عمل میں لائی گئی۔ اس مشترکہ مہم میں نائیگاؤں کی تحصیلدار دھمہ پریا گائیکواڑ نے بھی محکمہ مال کی نمائندگی کرتے ہوئے انتہائی فعال کردار ادا کیا۔ پولیس اور محکمہ مال کی اس مشترکہ اور دلیری پر مبنی کارروائی کے بعد ریت کی غیر قانونی کھدائی کرنے والے عناصر میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا ہے، جبکہ مقامی شہریوں نے اس جرات مندانہ اقدام پر گہرے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ عوامی اور سماجی حلقوں کی جانب سے یہ بجا توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ اگر انتظامیہ اسی تسلسل کے ساتھ بغیر کسی دباؤ کے اپنی کارروائیاں جاری رکھے تو دریائے گوداوری کے قدرتی حسن اور ماحولیات کو پہنچنے والے ناقابل تلافی نقصان کو روکا جا سکتا ہے۔ تاہم دوسری جانب اب بھی سانگوی اور اس کے گردونواح کے علاقوں سے ریت کی غیر قانونی کھدائی بلا روک ٹوک جاری رہنے کی شکایات مسلسل موصول ہو رہی ہیں، جس کی وجہ سے محکمہ مال کے بعض مقامی اہلکاروں کے کردار اور ان کی خاموشی پر بھی سنگین سوالات بھی اٹھائے جا رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ناندیڑ ضلع میں گرج چمک کے ساتھ درمیانی بارش کا قوی امکان

۴/روز کے لیے یلو الرٹ جاری

ناندیڑ:۳۰/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔علاقائی محکمہ موسمیات ممبئی کی جانب سے ۳۰ مارچ کو جاری کردہ تازہ ترین موسمیاتی نشریے کے مطابق ناندیڑ ضلع کے لیے ۳۰ اور ۳۱ مارچ ۲۰۲۶ کے علاوہ ۱ اور ۳ اپریل ۲۰۲۶ کے لیے پیلے رنگ کا انتباہ جاری کیا گیا ہے۔ پیش گوئی کے مطابق ان ۴ دنوں کے دوران ضلعے کے مختلف مقامات پر ۴۰ سے ۵۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے طوفانی ہوائیں چلنے، آسمانی بجلی کڑکنے، بادلوں کی شدید گرج چمک اور درمیانی سطح کی بارش ہونے کا انتہائی قوی امکان ہے۔ اس متوقع قدرتی آفت کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ نے تمام متعلقہ محکموں، امدادی اداروں اور عام شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی قسم کے جانی و مالی نقصان سے بچنے کے لیے تمام تر ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق اگر گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہو تو شہریوں کو بلاوجہ گھروں سے باہر نکلنے سے گریز کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص کھلے آسمان تلے موجود ہو اور آس پاس پناہ لینے کے لیے کوئی محفوظ عمارت دستیاب نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کسی نشیبی جگہ پر جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے اور اپنا سر گھٹنوں کے درمیان چھپالے۔ آسمان پر بجلی چمکنے کی صورت میں فوری طور پر کسی پختہ مکان یا محفوظ عمارت کے اندر پناہ لینی چاہیے۔ اس دوران گھر کے چھجے، چھت یا گھر کے باہر بنے ہوئے چبوترے پر کھڑے ہونے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اگر آپ گھر کے اندر موجود ہیں اور بجلی سے چلنے والے آلات کام کر رہے ہیں تو انہیں فوری طور پر بند کر دینا چاہیے۔ تاروں کی باڑ، بجلی کے کھمبوں اور لوہے سے بنی دیگر اشیاء سے محفوظ فاصلہ برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ مزید برآں اگر کوئی شخص پانی کے اندر موجود ہو تو اسے چاہیے کہ وہ فوری طور پر پانی سے باہر آ جائے۔ اسی طرح ضلع انتظامیہ نے ان امور کی بھی نشاندہی کی ہے جن سے اس طوفانی موسم میں مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔ آسمان پر بجلی چمکنے کے دوران گھروں میں موجود تار والے فون کا استعمال قطعی طور پر نہیں کرنا چاہیے۔ اس دوران غسل خانے میں فوارے کے نیچے نہانے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ گھر کے اندر موجود پانی کے نلکوں اور پانی فراہم کرنے والی دھاتی نالیوں کو چھونے اور کسی بھی قسم کے برقی آلات کا استعمال کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ طوفانی ہواؤں اور گرج چمک کے دوران لوہے یا کسی بھی دھات سے بنے ہوئے خیموں اور سائبانوں کے نیچے پناہ لینا انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ لمبے اور گھنے درختوں کے نیچے کھڑے ہونے اور دھات سے بنے ہوئے اونچے میناروں کے قریب جانے سے بھی مکمل گریز کرنا چاہیے۔ انتظامیہ نے شہریوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ گھر کے اندر محفوظ ہیں تو کھلے دروازوں یا کھڑکیوں سے باہر آسمانی بجلی کو گرتے ہوئے دیکھنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ یہ عمل انتہائی جان لیوا ہو سکتا ہے جتنا کہ اس طوفانی موسم میں کھلے آسمان تلے کھڑا ہونا۔

ڈیجیٹل اریسٹ کر ۳۲/لاکھ روپے لوٹنے والا ناندیڑ کا گروہ بے نقاب

ممبئی پولیس کے خصوصی دستے کی کاروائی میں چار ملزمان گرفتار

ناندیڑ: ۳۰/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔ ریاست مہاراشٹر کے دارالحکومت ممبئی میں انٹرنیٹ کے ذریعے فرضی نظر بندی کا ایک سنسنی خیز اور ہوش ربا واقعہ سامنے آیا ہے جس میں ایک اکیس سالہ دوشیزہ کو دہشت گردی کے جعلی مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دے کر بتیس لاکھ انہتر ہزار روپے سے محروم کر دیا گیا۔ اس سنگین واردات کو انجام دینے والے ضلع ناندیڑ کے چار شاطر نوجوانوں کو ممبئی پولیس کے ایک خصوصی دستے نے مقامی پولیس کی بھرپور مدد سے گرفتار کر لیا ہے۔ ان نوسربازوں نے لڑکی کو مبینہ دہشت گردوں سے تعلق کا خوف دلا کر مسلسل چار دن تک اپنے ہی گھر میں محصور اور فرضی طور پر نظر بند رکھا جسے دور حاضر میں سائبر جرائم کی دنیا میں ڈیجیٹل گرفتاری کہا جاتا ہے۔ اس سنسنی خیز واردات کی تفصیلی معلومات کے مطابق ممبئی کے علاقے گوریگاؤں ایسٹ میں رہائش پذیر اس لڑکی کو رواں سال فروری دو ہزار چھبیس میں ایک معروف پیغام رساں ایپ کے ذریعے بصری یعنی ویڈیو کال موصول ہوئی۔ کال کرنے والے نوسربازوں نے خود کو چینئی پولیس کے اعلیٰ افسران کے طور پر متعارف کروایا اور لڑکی کو یہ کہہ کر شدید خوفزدہ کیا کہ پہلگام حملے میں ملوث دہشت گرد افضل خان کے قبضے سے اس کی دادی کے نام پر جاری کردہ ایک مواصلاتی سم برآمد ہوئی ہے، جس کے ذریعے دشمن ملک کو انتہائی حساس اور خفیہ معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔ لڑکی کا اعتماد جیتنے اور اسے ذہنی طور پر مفلوج کرنے کے لیے ملزمان نے باقاعدہ پولیس کی وردیاں پہن رکھی تھیں اور ان کے پیچھے ممبئی کے انسداد دہشت گردی دستے کا ایک بڑا معلوماتی بورڈ بھی آویزاں تھا۔ ان شاطر نوسربازوں نے لڑکی اور اس کے اہل خانہ کو ایک مخصوص موبائل سافٹ ویئر اپنے فون میں نصب کرنے پر مجبور کیا اور انہیں یہ جھانسا دیا کہ قانونی تفتیش کی غرض سے انہیں اپنے بینک کھاتوں کی تمام رقم ملک کے مرکزی بینک یعنی ریزرو بینک کے ایک مجاز نمائندے کے کھاتے میں منتقل کرنی ہوگی جو کہ جانچ پڑتال کے بعد انہیں مکمل طور پر واپس کر دی جائے گی۔ اس طرح ان دھوکہ بازوں نے مختلف حیلوں بہانوں سے لڑکی سے کل بتیس لاکھ انہتر ہزار نو سو ستانوے روپے ہتھیا لیے۔ لڑکی کو اپنی کارروائی کے اصلی ہونے کا یقین دلانے کے لیے ان نوسربازوں نے جعلی ابتدائی تفتیشی رپورٹ، گرفتاری کا پروانہ اور قانونی کارروائی سے استثنیٰ کی جعلی اسناد بھی ارسال کی تھیں۔ اس ہوش ربا دھوکہ دہی کا انکشاف اس وقت ہوا جب لڑکی کے والد جرمنی سے واپس ممبئی پہنچے اور انہوں نے پوری صورتحال کا بغور جائزہ لیا۔ معاملے کی نوعیت کو بھانپتے ہوئے انہوں نے فوری طور پر ممبئی پولیس کو اس پورے واقعے سے آگاہ کیا۔

ایس سی آر ناندیڑ ڈویژن میں ٹرینوں اور اسٹیشنوں پر غیر مجاز فروخت کے خلاف خصوصی مہم

ناندیڑ/پربھنی:۳۰/مارچ (ورق تازہ نیوز):ایس سی آر کے ہیڈکوارٹر کی ہدایات کے مطابق ساؤتھ سینٹرل ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کے ذریعہ 22، مارچ 2026 سے 28، مارچ 2026 تک ریلوے ٹرینوں اور اسٹیشنوں پر غیر مجاز فروخت کے خلاف خصوصی مہم چلائی گئی۔ اس مہم کا مقصد غیر مجاز فروخت کو روکنا اور مسافروں کو محفوظ، صاف اور باقاعدہ خدمات فراہم کرنا تھا۔ اس مہم کے دوران کمرشل انسپکٹرز اور ٹکٹ انسپکشن کے عملے نے ڈویژن کے مختلف راستوں پر کڑی چیکنگ کی۔ ان میں واشم-اکولہ، پربھنی-پرتور، پربھنی-پرلی، جالنہ-اورنگ آباد، ناندیڑ-عادل آباد، ناندیڑ-واشم اور اورنگ آباد-منماڑ ڈویژن شامل ہیں۔ اس مشترکہ آپریشن کے دوران مجموعی طور پر 35 غیر مجاز فروخت کنندگان/ ہاکرز کو پکڑا گیا اور ان کے خلاف ریلوے قوانین کے مطابق کارروائی کی گئی۔ اس آپریشن میں EFT کے ذریعے کل 13860 روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا۔ ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے اس طرح کی مہمات کو باقاعدگی سے نافذ کیا جاتا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مسافروں کو سفر کا صاف اور محفوظ تجربہ حاصل ہو، غیر مجاز اور غیر صحت بخش کھانے پینے کی اشیاء کی فروخت کو روکا جا سکے اور اسٹیشنوں اور ٹرینوں پر نظم و ضبط برقرار رکھا جا سکے۔ ساؤتھ سنٹرل ریلوے مسافروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ صرف مجاز دکانداروں سے کھانے پینے کی اشیاء خریدیں اور ریلوے اسٹیشنوں اور ٹرینوں میں صفائی، نظم و ضبط اور حفاظت کو برقرار رکھنے میں ریلوے انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔

بی جے پی مہایوتی حکومت کی کسان قرض معافی محض کھوکھلا وعدہ: ہرش وردھن سپکال

فرنویس حکومت مہاراشٹر دھرم اور آئینی اقدار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گولوالکر کے نظریات پر مسلط کر رہی ہے

ممبئی/تلجاپور: کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے بی جے پی مہایوتی حکومت کی جانب سے اعلان کردہ کسان قرض معافی کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اسے محض کھوکھلے وعدوں کا مجموعہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب تک کسانوں کو عملی طور پر قرض معافی کا فائدہ نہیں ملتا، اس وقت تک ایسے اعلانات حقیقت نہیں سمجھے جا سکتے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کسانوں کے زمین ریکارڈ یعنی 12/7 کو مکمل طور پر کلیئر کیا جائے اور ان کی فصلوں کو کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) فراہم کی جائے۔ ہرش وردھن سپکال نے یہ باتیں کسان سنگھرش نیائے یاترا کے دوران کہیں ہیں۔ یہ یاترا کانگریس پارٹی کی جانب سے ضلع دھاراشیو کے تلجاپور تعلقہ میں سورت گاؤں سے تلجاپور تک نکالی گئی تھی، جس میں پارٹی کے لیڈران، عہدیداران، کارکنان، خواتین اور کسان بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ اس یاترا کا اختتام تلجاپور کے شاردا ہال میں ایک عوامی جلسے کے ساتھ ہوا۔ اس دوران ایل پی جی گیس کے بحران کی جانب توجہ مبذول کرانے کے لیے گیس سلنڈروں سے لدے ٹریکٹر بھی شامل کیے گئے، جو اس پروگرام کا خاص مرکز توجہ رہے۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ موجودہ وقت میں کسان قدرتی اور انسانی بحرانوں کا سامنا کر رہے ہیں، انہیں اپنی پیداوار کی مناسب قیمت نہیں مل رہی اور کسانوں کی خودکشیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مرکزی حکومت کی جانب سے امریکہ کے ساتھ کیے گئے تجارتی معاہدے پر بھی انہوں نے تشویش ظاہر کی اور کہا کہ اس سے ہندوستان کی زراعت اور کسانوں کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ ان کے مطابق بی جے پی حکومت کی پالیسیاں کسان مخالف ہیں۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ملک اور مہاراشٹر میں حکمرانی کا نظام انتشار کا شکار ہے۔ کسان، مزدور، خواتین اور نوجوانوں کے مسائل دن بہ دن بڑھتے جا رہے ہیں، جبکہ مہنگائی اور بے روزگاری میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ سپکال نے دعویٰ کیا کہ ایل پی جی سلنڈر، پٹرول اور ڈیزل جیسے بنیادی وسائل کی دستیابی بھی متاثر ہو رہی ہے، لیکن حکومت اس جانب سنجیدگی سے توجہ نہیں دے رہی۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے مزید کہا کہ ملک میں جمہوری اقدار کو کمزور کر کے آمریت مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور آئین کی روح کے برخلاف ایم ایس گولوالکر کے نظریات کو نافذ کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ دیویندر فرنویس مہاراشٹر دھرم کی توہین کر رہے ہیں۔ ناسک کے مبینہ ڈھونگی بابا اشوک کھرات کے معاملے پر بات کرتے ہوئے سپکال نے اسے نہایت قابل مذمت اور شرمناک قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ شیواجی، شاہو، پھلے اور امبیڈکر کی ترقی پسند فکر رکھنے والی ریاست میں رجعت پسند سوچ کے فروغ کے باعث ایسے عناصر کو موقع مل رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس معاملے میں صرف استعفیٰ لے کر معاملہ ختم نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ اس میں ملوث تمام افراد، چاہے وہ وزراء ہوں، ارکان اسمبلی یا سرکاری افسران، ان کے خلاف توہم پرستی مخالف قانون کے تحت کارروائی کی جائے اور اس پورے معاملے کے اصل ذمہ دار کو بے نقاب کیا جائے۔ سپکال نے یہ سوال بھی کیا کہ اگر وزیر اعلیٰ کو اس معاملے کی معلومات گزشتہ کئی مہینوں سے تھیں تو اب تک کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔ ساتھ ہی انہوں نے مطالبہ کیا کہ مہاراشٹر کو ایک کل وقتی وزیر داخلہ دیا جانا چاہیے تاکہ ایسے معاملات پر موثر نگرانی ممکن ہو سکے۔

عارف نسیم خان کی آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت پر تعزیت

ممبئی:۳۰/مارچ (ورق تازہ نیوز):۔ممبئی کانگریس کے کارگزار صدر و سابق وزیر عارف نسیم خان نے ایران کے سپریم لیڈر کے نمائندے ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی اور ایران کے قونصل جنرل سعید رضا مسایب مطلق سے ملاقات کی۔ اس موقع پر عارف نسیم خان نے آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ایرانی قیادت اور عوام سے دلی تعزیت پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ نقصان صرف ایران ہی نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک بڑا سانحہ ہے، جس نے امت مسلمہ کو غمزدہ کر دیا ہے۔ ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عارف نسیم خان نے ایران پر امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ہونے والی مبینہ جارحیت کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی طاقتوں کی جانب سے کسی خودمختار ملک کے خلاف اس نوعیت کی کارروائیاں بین الاقوامی قوانین اور انسانی اقدار کے منافی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ اور اسرائیل کی پالیسیاں خطے میں عدم استحکام پیدا کرنے کا سبب بن رہی ہیں اور اس کے اثرات نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ پوری دنیا پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ عارف نسیم خان نے خلیجی ممالک کے سربراہان کو مخاطب کرتے ہوئے اپیل کی کہ وہ موجودہ حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لیں اور امریکہ و اسرائیل کی مبینہ سازشوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ مسلم ممالک باہمی اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور بیرونی دباؤ سے آزاد ہو کر اپنے فیصلے خود کریں۔ انہوں نے خلیجی قیادت پر زور دیا کہ وہ اپنے اپنے ممالک سے ایسے عناصر کو نکال باہر کریں جو خطے میں بدامنی اور انتشار کو ہوا دے رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران ایک خودمختار اور باوقار ملک ہے جس نے ہمیشہ اپنے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے عالمی دباؤ کا مقابلہ کیا ہے، اور اس کی خودمختاری کا احترام کیا جانا چاہیے۔ عارف نسیم خان نے عالمی برادری سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ اس صورتحال کا نوٹس لے اور خطے میں امن و استحکام کے قیام کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کرے۔ ملاقات کے دوران دونوں ممالک کے درمیان باہمی تعلقات، خطے کی بدلتی ہوئی صورتحال اور مسلم دنیا کو درپیش چیلنجز پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔

ایران میں فضائی حملے کے باعث پھیل رہا زہریلا دھواں، 'سیاہ بارش' ہو سکتی ہے خطرناک: سنجے راوت

مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کا معاملہ پیر (30 مارچ) کو راجیہ سبھا میں اٹھایا گیا۔ ایران-اسرائیل جنگ کے خطرناک اثرات پر بات کرتے ہوئے راجیہ سبھا رکن سنجے راوت نے اسے ایک سنگین عالمی اور ماحولیاتی مسئلہ بھی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جنگ اب ایک ماہ سے زائد وقت سے جاری ہے اور اس کے نتائج صرف علاقائی نہیں بلکہ عالمی سطح پر دکھائی دے رہے ہیں۔ اس جنگ کے باعث دنیا میں کئی طرح کے بحران پیدا ہوئے ہیں۔ سنجے راوت نے راجیہ سبھا میں اپنی تقریر کے دوران کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کی وجہ سے پوری دنیا میں ایندھن اور ایل پی جی جیسی ضروری چیزوں کا بحران گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ راجیہ سبھا رکن کے مطابق توانائی کے بحران سے بھی بڑا خطرہ ماحولیات اور صحت سے منسلک ہے، جو آہستہ آہستہ ہندوستان کی جانب بڑھ سکتا ہے۔ جنگ کے باعث ایران میں پیدا ہوئے 'سیاہ بادل' بم کے برابر ہی خطرناک ہیں۔ اگرچہ ہندوستان پر میزائل یا بم نہیں گر رہے ہوں لیکن ایران کے اوپر چھائے 'سیاہ بادل' ہندوستان کے لیے بھی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ راجیہ سبھا رکن نے بتایا کہ ایران کی راجدھانی تہران اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں فضائی حملوں کی وجہ سے آئل ریفائنری اور گیس کے ذخائر میں شدید آگ لگی ہے، جس کی وجہ سے بڑی مقدار میں زہریلا دھواں فضا میں پھیل گیا ہے۔ اس دھوئیں میں سلفر، نائٹروجن آکسائڈ اور دیگر خطرناک کیمیکل شامل ہیں، جو صحت کے لیے انتہائی خطرناک ہیں۔ سنجے راوت کے مطابق ایران کے لوگوں کو سانس لینے میں دقت ہو رہی ہے۔ کیونکہ ایران کے کچھ حصوں میں گزشتہ کل 'بلیک رین' (سیاہ بارش) کے واقعات سامنے آئے ہیں، جو زہریلے مادوں سے بھری ہوئی ہیں۔ راجیہ سبھا میں عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کی وارننگ کا حوالہ دیتے ہوئے سنجے راوت نے کہا کہ یہ صورتحال انسانی صحت کے لیے انتہائی مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے ماہرین کے حوالے سے اس خدشے کا اظہار کیا کہ یہ آلودگی ملکوں کی سرحدوں تک محدود نہیں رہے گی۔ مستقبل میں ہندوستان کی مغربی ریاستوں جیسے کہ گجرات، راجستھان اور پنجاب پر اس کے اثرات پڑ سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ہوا کا معیار خراب ہو سکتا ہے بلکہ 'تیزابی بارش' (ایسڈ رین) کا خطرہ بھی بڑھ سکتا ہے، جس سے فصلوں کی تباہی، مٹی کے آلودہ ہونے اور لوگوں میں سانس کی بیماریوں اور کینسر جیسے سنگین مسائل بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ 'سیاہ بادل' جیسی سنگین صورتحال پر سنجے راوت نے حکومت سے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں ماحولیاتی ماہرین کی ایک ٹیم تشکیل دی جائے۔ یہ ٹیم ہندوستان پر پڑنے والے ممکنہ اثرات کا سائنسی جائزہ لے۔ خاص طور پر ہندوستان کی مغربی ریاستوں میں ہوا کے معیار کی نگرانی بڑھائی جائے اور الرٹ سسٹم تیار رکھا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو بین الاقوامی فورمز پر اس ماحولیاتی بحران کے خلاف آواز بھی اٹھانی چاہیے تاکہ جنگ جلد ختم ہو۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔